خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

☎ 213029

CPL 61

جلد 48-83 نمبر 38 | بدھ 20 شوال 1418ھ 18 تبلیغ 1377ہش 18 فروری 1998ء

مکرم میاں محمد اکبر اقبال صاحب وفات پاگئے

نہایت افسوس کے ساتھ یہ خبر احباب جماعت تک پہنچائی جا رہی ہے کہ ہمارے ایک نہایت ہی مخلص اور فدائی واقف زندگی مکرم میاں محمد اکبر اقبال صاحب سابق مینیجر سندھ جیننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری کنری سندھ یوگنڈا میں وفات پاگئے ہیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا　　اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

وفات کے وقت آپکی عمر 73 سال تھی۔

مکرم محمد اکبر اقبال صاحب 1945ء سے واقف زندگی تھے اور لمبا عرصہ کنری فیکٹری میں کام کرنے کے بعد آپ بطور واقف زندگی 1993ء سے یوگنڈا میں سلسلہ کی خدمت بجا لا رہے تھے کہ بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ جنازہ مورخہ 18- فروری کو صبح ساڑھے نو بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں ہوگا باقی صفحہ 7 پر

جماعت احمدیہ کا علمی معیار دینی طور پر ہی نہیں دنیاوی طور پر بھی اونچا ہے

الاسکا کے سفر کے تجربات اور ہومیو پیتھی کتاب سے متعلق بعض اہم امور کا تذکرہ

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 26- ستمبر 1997ء بمطابق 26 ظہور 1376 ہجری شمسی بمقام وائٹ ہارس (کینیڈا)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ضروری نوٹ

ذیل میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطبہ دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ خطبہ الفضل 14- فروری 1998ء میں شائع ہوا تو بعض ٹکڑے آگے پیچھے ہو گئے جس سے مفہوم متاثر ہوا ہے۔ ادارہ اس فروگذاشت پر معذرت خواہ ہے۔　　ادارہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا (-)

یہ خطبہ جو سفر کے دوران آیا ہے یہ White Horse جگہ ہے جہاں سے ان کی لائبریری سے میں یہ خطبہ دے رہا ہوں۔ یہ لائبریری جو آپ دیکھ رہے ہیں یہ دیوار پر پینٹ ہوئی ہوئی لائبریری ہے۔ اس کا اس لائبریری سے کوئی تعلق نہیں جو آپ کے ذہن میں ہے اور یہ بھی ان عجیب باتوں میں سے ہے جو ہم نے اس سفر میں دیکھیں۔ ایک ایسا کمرہ جس کا نام لائبریری ہے اس میں ساری لائبریری دیواروں پہ پینٹ ہوئی ہوئی ہے۔

بہر حال اس مختصر تمہید کے بعد میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگرچہ میں نے وعدہ کیا تھا کہ (اللہ نے چاہا تو) ہم الاسکا کے سب سے اوپر کے مقام یعنی اس مقام سے احباب کو مخاطب ہوں گے یعنی جمعہ وہیں پڑھیں گے، جو نارتھ پول کے قریب ترین ہے۔ جیسا کہ ناروے میں ایک نارتھ کیپ ہے اسی طرح الاسکا میں بھی ایک ایسی جگہ ہے جو اگرچہ ساٹھ ستر میل ناروے والی نارتھ کیپ سے نیچے ہے یعنی اس کا فاصلہ تھوڑا سا زیادہ ہے مگر اس کے باوجود یہ امریکہ کا سب سے اوپر کا آخری مقام ہے جو نارتھ پول کے قریب تر ہے۔ تھوڑا سا اگرچہ میلوں میں فرق ہو جائے گا اس زبانی بیان میں لیکن ان تفاصیل کو ہم بعد میں (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) کسی مجلس میں یا الفضل کے ذریعے جماعت تک پہنچا سکیں گے۔ اس وقت تفصیل میں جانے کا موقع نہیں مگر جماعت کے عمومی علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ وہ نارتھ کیپ جہاں سے ہم نے ایک خطبہ دیا تھا اس کا تاریخی لحاظ سے اہم ہونا ایک ایسا معاملہ ہے جو اب بھی دنیا کے لئے ایک چیلنج ہے اور میرا خیال ہے کہ ہمیشہ ایسا ہی رہے گا۔ وہ خطبہ ایک ایسی جگہ سے دیا گیا جہاں یا مسلسل دن رہتا ہے یا مسلسل رات اور جہاں غالباً اس سے پہلے کبھی کوئی (عبادت نہیں کی گئی) اور وہ خطبہ ایک ایسا واقعہ ہے جس کا تعلق میں نے بیان کیا تھا کہ بعض (پیش خبریوں) سے بھی ہے۔ اور آئندہ بھی میں نہیں سمجھتا کبھی کچھ لوگ مشقت کر کے، محنت کر کے تاریخ بدلنے کی کوشش کریں گے اور وہاں جا کر وہ ساری دنیا سے مخاطب ہو کر ایک خطبہ دیں گے یا جمعہ پڑھیں گے۔ بہر حال یہ تو مستقبل کی باتیں ہیں۔ جو سابقہ تاریخ ہے اس میں وہ واقعہ ایک بے مثل واقعہ کے طور پر ہمیشہ کے لئے لکھا جائے گا۔

اب یہ خواہش تھی کہ امریکہ کے بھی اس آخری مقام سے خطبہ دوں جو امریکہ کے لحاظ سے نارتھ پول کے قریب ترین ہے۔ لیکن جو الاسکا کا نقشہ ہم نے یہاں آکر دیکھا ہے وہ ہمارے تصور سے بالکل مختلف نکلا ہے۔ اس وقت یعنی اس مہینے میں تمام ایسے رابطے جو Northern Most یعنی انتہائی شمالی مقام سے ممکن ہو سکتے تھے وہ یہاں کی زندگی کے اطوار کے مطابق بند ہو چکے ہیں اور قطع ہو چکے ہیں زیادہ سے زیادہ ایک بس مسافروں کو اس مقام تک لے کے جاتی ہے جہاں سے ناردرن سرکل یعنی Arctic سرکل کا آغاز ہوتا ہے۔ اس سے آگے سب سفر بند ہیں۔ سفر بند اس لئے نہیں ہیں کہ وہاں برف بہت پڑی ہوئی ہے اور جیسا کہ ہم نے ناروے میں دیکھا تھا ہر طرف برف ہی برف تھی اور سڑکوں کو بھی باقاعدہ برفوں سے صاف رکھنا پڑتا تھا، یہ صورت نہیں تھی جس کی وجہ سے یہ سب شمالی سفر بند ہو

گئے ہیں۔ الاسکا میں اکثر Visitor جو سیر سپاٹے کے لئے آتے ہیں ان کے لئے امریکہ نے بہت اشتہار بازی کر رکھی ہے۔ بہت سی ایسی پارکس (Parks) ہیں، بہت سے ایسے دلکش اور خوبصورت مناظر ہیں جو مسافروں کو الاسکا کی طرف کھینچتے ہیں اور جب تک مسافر اتنی تعداد میں آرہے ہوں کہ ان کے دیکھ بھال کے اخراجات نکال کر منافع ہو سکیں اس وقت تک یہ لوگ اس کام کو جاری رکھتے ہیں۔ جب زیادہ ٹھنڈ ہو جاتی ہے اور واقعتہً ان کے لئے مستقلاً ہوٹلوں وغیرہ کا انتظام ممکن نہیں رہتا اس وقت یہ ان رابطوں کو ختم کر دیتے ہیں جو ان کے شمالی مقام سے ممکن ہیں۔ چنانچہ یہاں آکر ہمیں معلوم ہوا کہ ایک بس ہے جو زیادہ سے زیادہ Arctic Circle کے کنارے جاتی ہے۔ اس سے باہر کی طرف یعنی اس کے پرلی طرف جانے کے لئے لطف الرحمان صاحب نے جو ہمارے سارے سفر کا انتظام کر رہے ہیں انہوں نے ہر ممکن کوشش کی کہ کوئی جہاز مل جائے جسے ہم چارٹر کر کے شمالی حصے کی طرف جا سکیں لیکن سب کوششوں کے ناکام ہونے کے بعد بعض ایسے جہازوں کا انتظام انہوں نے کر لیا جن میں زیادہ مسافر نہیں بٹھائے جا سکتے تھے۔ دس پندرہ مسافر بٹھائے جا سکتے تھے مگر اس کے لئے بھی اتنے لمبے فاصلے کے لئے ان کو Spare یعنی زائد پٹرول کا انتظام کرنا پڑتا تھا۔ اگر وہ پٹرول کے ٹینک ساتھ اٹھالیں تو پھر مسافروں کی تعداد پانچ دس رہ جائے گی اور ہمارے قافلے کے لئے اس قسم کے انتظامات کے ذریعے نارتھ پول کی طرف جانا ممکن نہیں تھا۔ یہ محض ایک لغو کوشش ہوتی اور خطرناک بھی۔ کیونکہ ایسا جہاز جس نے اپنا پٹرول اٹھایا ہو تاکہ رستے میں بھرے اور شمالی جو تیز ہوائیں ہیں ان کے لئے بھی اس کا پوری طرح دفاع کا انتظام نہ ہو، بعض دفعہ شمالی جھکڑ اتنا تیز چلتے ہیں کہ چھوٹے جہازوں کی حیثیت نہیں رہتی کہ وہ ان جھکڑوں کا مقابلہ کر سکیں، اس لئے میں نے یہی فیصلہ کیا کہ اس پروگرام کو ختم سمجھا جائے۔

جہاں تک الاسکا کا تعلق ہے یہاں آنا بے کار نہیں رہا۔ میں جماعت کو پوری طرح مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سفر بہت معلوماتی رہا ہے۔ ہمارے ہاں عموماً الاسکا کا جو تصور ہے وہ بالکل مختلف ہے یا کم سے کم مجھے تو الاسکا کے متعلق وہ معلومات حاصل نہیں تھیں جو یہاں آنے کے بعد حاصل ہوئیں۔ جہاں تک لطف الرحمان صاحب کا تعلق ہے انہوں نے بھی یہ معلومات اس اشتہاری لٹریچر سے حاصل کی تھیں جو حیرت انگیز طور پر الاسکا کو بڑا اور عظیم دکھاتا ہے اور دور دور سے مسافروں کو کھینچتا ہے۔ یہ کاروبار وہ ہے جس میں امریکن اشتہار باز دنیا کی چوٹی پر ہیں، خواہ الاسکا کا شمالی حصہ دنیا کی چوٹی پر ہو یا نہ ہو مگر ان کی اشتہار بازی دنیا کی چوٹی پر ہے۔ جو نقشے کھینچے گئے تھے وہ بالکل مختلف نکلے۔ حیرت انگیز طور پر ایک اور دنیا ہم نے دیکھی ہے۔

الاسکا کا شمالی حصہ جہاں ہم پہنچے جہاں ایک لاکھ کی آبادی کا ایک بہت بڑا شہر آباد ہے وہاں اتنی گرمی تھی کہ سیر کے دوران ہمیں کوٹ اور سویٹر اتار دینے پڑے اور کمروں کے اندر بھی کولر، ایئر کنڈیشنر چل رہے تھے۔ باہر کی دنیا سوچ بھی نہیں سکتی کہ الاسکا کے سب سے شمالی شہر میں اس قدر گرمی پڑتی ہوگی اور انتہائی شمال میں بھی اگرچہ سردیوں میں ساٹھ درجے Minus تک ٹمپریچر پہنچ جاتا ہے مگر گرمیوں میں وہاں بھی گرمی ہی ہے۔ اور زیادہ گرمی نہ سہی کم گرمی ہو گی مگر یہ سارا علاقہ الاسکا کا ایک خشک علاقہ ہے۔ اس کا ناروے کے شمال سے کوئی مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ ناروے کا شمال ایک انتہائی خوبصورت علاقہ ہے۔ جو جھیلوں سے مرصع ہے، جہاں کثرت سے بارشیں ہوتی ہیں، جہاں ہر موڑ پر نئے چشمے دکھائی دیتے ہیں۔ وہ ایک ایسا علاقہ ہے جس کا بیان بھی یہاں ممکن نہیں مگر خدا تعالیٰ کی صناعی کی ایک حیرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

انگیز مثال پیش کرتا ہے۔ وہی تصور لئے ہوئے ہم الاسکا آئے تھے۔ اگرچہ وہ تصور تو منہدم ہو گیا مگر معلومات میں اضافے کا جہاں تک تعلق ہے وہ اپنی جگہ اسی طرح قائم ہے۔ بہت سی نئی معلومات یہاں کی زندگی کے متعلق' یہاں کے حالات کے متعلق' یہاں کے جانوروں کے متعلق ایسی حاصل ہوئی ہیں کہ جن کا پہلے سے کتابی علم کے نتیجے میں ہمیں کچھ علم نہیں تھا۔ پس احباب جماعت کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ یہ سفر بیکار گزرا۔ وہاں بھی بعض بہت خوبصورت علاقے تھے اس میں کوئی شک نہیں۔ بہت سی جھیلیں بھی تھیں۔ بہت سے پانی کے بہتے ہوئے دریا' یا دریا نما شکل کے کچھ نالے بھی تھے۔ مگر ان کا تعلق اس برف سے ہے جو بہت تھوڑی پڑتی ہے مگر سردی زیادہ ہونے کی وجہ سے اسی طرح رہ جاتی ہے۔ اور گرمی کے مہینوں میں وہی برف آہستہ آہستہ پگھل کر یہ جاری رہنے والے دریا بنا دیتی ہے اور درختوں کی زندگی کا سامان مہیا کرتی ہے۔ بہرحال یہ وہ تفصیل ہے جس میں میں اس وقت جانا نہیں چاہتا صرف مختصراً آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ الاسکا ایک الگ دنیا ہے اور جب تک انسان یہاں خود آئے نہ' اسے کتابوں میں پڑھ کر اس دنیا کا پورا تصور نہیں ہو سکتا۔ خشک علاقہ' خشک ترین علاقہ جو شمال تک جاتا ہے یہ الاسکا ہے۔ اسے غالباً 1840ء یا اس کے لگ بھگ روس نے امریکہ کے پاس بیچ دیا تھا لیکن روس کا اپنا علاقہ جو الاسکا سے ملا ہوا ہے وہ بہت زیادہ شمال تک بلکہ قطب شمالی کے قریب تک پہنچتا ہے اور اس پر روس کا مکمل قبضہ ہے۔ اس کے مقابل پر کینیڈا کا جو شمالی حصہ ہے وہ ناروے کے نارتھ کیپ سے بھی بہت آگے بڑھا ہوا ہے اور اس کا ایک شمالی علاقہ ایسا ہے جو ہمیشہ منجمد برف کے اوپر واقع ہے اس کا نام الرٹ (Alert) ہے غالباً اور یہ دراصل الرٹ ان معنوں میں ہے کہ دفاعی ضروریات کے لئے اور بعض سائنسی تحقیقات کے لئے وہاں کینیڈا نے اپنے دائمی سٹیشن بنا رکھے ہیں۔ اس سٹیشن پر ہمارے ایک احمدی دوست حمید اللہ شاہ صاحب بھی متعین رہے ہیں اور وہ اس علاقے کے متعلق پہلے بھی مجھے لکھا کرتے تھے کہ گرمیوں میں بھی اور سردیوں میں بھی اکثر درجہ حرارت منفی ساٹھ دکھائی دیتا ہے' وہ علاقہ وہ ہے جہاں گرمیوں میں Poler Bear دکھائی دیتے ہیں اور یہ پولر بیئر کی سرزمین ہے۔ لیکن آج کل جو سردیاں شروع ہو چکی ہیں آج کل آپ کو کسی علاقے میں وہاں پولر بیئر دکھائی نہیں دے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سردیوں میں پولر بیئر Hibernate کرتا ہے یعنی دم روک کر ایسی نیند میں ڈوب جاتا ہے جس میں سانس کی رفتار نامعلوم ہونے کے برابر ہے۔ بہت ہی آہستگی کے ساتھ سانس چلتا ہے تاکہ جسم کی توانائی ضائع نہ ہو۔ دل کی دھڑکن کم ہوتے ہوتے معدوم سی ہو جاتی ہے اور یہ چند مہینے پولر بیئر اس نیند کی حالت میں گزارتا ہے۔ اس کی ساری چربی اس وقت پگھل پگھل کر اس کو توانائی دیتی ہے اور جب یہ توانائی ختم ہو رہی ہو اس وقت باہر نکلنے کا وقت آتا ہے۔ پھر یہ مختلف قسم کے شکار کرتا ہے جس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اتنا آپ کو علم ہونا چاہئے کہ پولر بیئر ایک بہت طاقتور جانور ہے' اتنا طاقتور جانور کہ دوسرے ریچھ کی طاقت اس کے مقابل پر کچھ بھی نہیں ہے۔ نہایت تیز رفتار جانور ہے جو برف پر اتنا تیز دوڑتا ہے کہ خشکی پر گھوڑے اتنا تیز نہیں دوڑ سکتے۔ بہرحال پولر بیئر کے متعلق وہی دلچسپ باتیں ہیں جو اتفاقاً میں نے اپنی اس کتاب میں جو شائع ہونے کے قریب پہنچ گئی ہے اس میں پہلے ہی درج کر رکھی تھیں۔ مگر یہاں پہنچ کر جو یہ خیال تھا کہ دائیں بائیں ہر طرف پولر بیئر دکھائی دیں گے یہ محض ایک کہانی تھی اور پراپیگنڈے سے متاثر ہو کر ہم یہی سمجھ رہے تھے کہ الاسکا بھی اس برفانی علاقے تک محیط ہے جس میں ہر طرف بیرونی جو سردی کے جانور یا برفوں کے جانور لومڑیاں' بھیڑیئے اور پولر بیئر اور بعض عجیب قسم کے پرندے ہیں یہ ساری چیزیں دیکھنے کا تصور لئے ہوئے ہم یہاں پہنچے تھے۔ مگر جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے واقعاتی طور پر الاسکا ایک اور چیز ہے اور اشتہاری پراپیگنڈے کے لحاظ سے ایک اور چیز دکھائی دیتا ہے۔ تو میں جماعت کو یہ خوشخبری تو نہیں دے سکتا کہ ہم نے ایک اور نارتھ کیپ دریافت کر لی' جو دریافت کی بھی ہے اگر ہم ہوائی جہاز کے ذریعے ہاں پہنچتے بھی تو وہاں بھی برفیں کوئی نہیں تھیں۔ سارا علاقہ خشک پڑا ہے۔ وہاں کی آبادی بھی اسی خشکی میں رہتی ہے۔ ہاں سردیوں کے زمانے میں آہستہ آہستہ برف پڑتے پڑتے کچھ منظر شمال کا پیدا ہو جاتا ہے مگر وہ سارا سال باقی نہیں رہتا۔ یہ ایک وجہ بنی کہ اس کے نتیجے میں میں نے پھر بعض ایسے دوستوں کو جو ایٹلس (Atlases) پڑھنے اور اس کے نتیجے نکالنے کے ماہر ہیں یہ کام دیا تھا کہ یہ سارا کام منظم کریں تاکہ آئندہ جماعت کو اگر کوئی غلط معلومات پہنچی ہوں تو درست بھی ہو جائے اور جماعت کا جغرافیائی علم پہلے سے بڑھ جائے۔ اور خطبات کا ایک یہ بھی مقصد ہوتا ہے (۔) تو اس لئے میں اپنے خطبات میں بعض مادی دنیا کی معلومات بھی جماعت کو مہیا کرتا رہتا ہوں جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا جو علمی معیار ہے وہ دینی طور پر ہی اونچا نہیں بلکہ دنیاوی طور پر بھی اونچا ہے اور اونچا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ پس (اللہ نے چاہا تو) یہ شمالی حصوں کے متعلق جب بھی معلومات مکمل ہو جائیں گی میں احباب کے سامنے ان کو پیش کر سکوں گا۔

ایک اور چیز' ایک اور فائدہ جو اس دوران مجھے حاصل ہوا وہ فائدہ بھی تھا اور ذہنی تکلیف کا موجب بھی تھا لیکن بعد میں شاید مجھے اس کا ذکر کرنے کا تفصیل سے موقع نہ ملے میں اب آپ کو سمجھا رہا ہوں۔ میری ایک کتاب ہے ہومیو پیتھی کے متعلق جس کو میں نے جلسے میں احباب جماعت کے سامنے پیش کیا تھا۔ یہ کتاب ہے' بہت خوبصورت سرورق ہے اور اس کی بعض تعریفیں میں نے خود کی تھیں جو بالکل غلط تھیں اس لئے میں معذرت بھی پیش کر رہا ہوں اور یہ وعدہ بھی کر رہا ہوں کہ (اللہ نے چاہا تو) اس کتاب کی تصحیح کی جائے گی۔ وہ معلومات میں نے غلط اس لئے پیش کیں کہ مجھے غلط معلومات دی گئی تھیں اور اس لحاظ سے میرا قصور نہیں تھا مگر یہ قصور ضرور تھا کہ مجھے خود دیکھ کر کتاب سے معلوم کر لینا چاہئے تھا کہ یہ معلومات درست نہیں ہیں۔ جن احباب کی یا خواتین کی ڈیوٹی لگائی گئی کہ وہ ریپرٹری (Repertory) تیار کریں اس کے متعلق جلسے میں بھی میں نے بیان کر دیا تھا کہ میں بار بار سمجھا چکا ہوں' سمجھا چکا تھا ان کو کہ اس کو Repertory نہیں کہتے' Repertory اس طرح تیار کی جاتی ہے۔ لیکن بالآخر بہت کچھ سمجھانے کے بعد انہوں نے صحیح Repertory میرے سامنے پیش کر دی' میں ضمناً بتا دوں کہ Repertory سے مراد وہ آخری باب ہے ہومیو پیتھی کتابوں کا جس میں علامتوں کے ذریعے ہر شخص آسانی سے متعلقہ دوا کی طرف منتقل ہو سکتا ہے اور اس صفحے کی نشاندہی کر سکتا ہے جس پر متعلقہ دوا کا ذکر ہو یہ Repertory ہے۔ عام طور پر ایسے لیکچرز میں جہاں باقاعدہ جسم کے حصوں کا الگ الگ ذکر نہ ہو ان میں Repertory بہت ضروری ہوا کرتی ہے مثلاً کینٹ ہے اس کا ہومیو پیتھک فلسفے پر ایک لیکچروں کا سلسلہ ہے۔ کینٹ نے یہ طریق اختیار نہیں کیا کہ پہلے سر پھر ناک' کان' منہ' چہرہ' گردن' جسم کا باہر کا حصہ' جسم کا اندر کا حصہ ان سب کی تفاصیل الگ الگ عنوانات بنا کر دے۔ اس نے اپنے تجربے سے ہومیو پیتھی کے فلسفے پر روشنی ڈالی اور مختلف ذکر مختلف جگہ پھیلے پڑے ہیں۔ سر کا ذکر اس کے لیکچرز کے آخر پر بھی آ سکتا ہے۔ مختلف دواؤں کا جو رابطہ ہے اس کو بھی وہ بیان کرتا چلا جاتا ہے۔ میرے پاس اتنا وقت تو نہیں تھا کہ جو آجکل مروجہ کتابیں ہیں مثلاً بورک کی کتاب ہے اس کے مطابق تفصیل سے تیاری کر کے ہر جسم کے حصے پر الگ الگ بات کرتا۔ اس کے باوجود میری خواہش تھی کہ جماعت کو ہومیو پیتھی کا کچھ علم ہو جائے اور اپنا علاج کرنے میں وہ خود کفیل ہو سکے۔ اس خواہش کی وجہ سے میں نے لیکچرز کا یعنی ان تقاریر کا آغاز کیا جو ہومیو پیتھی کے سلسلے میں میں ایک کلاس میں دیتا رہا۔ آخر پر پہنچ کر مجھے یہ احساس پیدا ہوا کہ یہ ناممکن ہے کہ احباب جماعت جن کو ہومیو پیتھی کے آغاز کا بھی پورا علم نہیں اگر وہ میری کتاب کو پوری طرح سمجھ بھی جائیں تو پھر وہ بیماریوں سے واپسی کا سفر اختیار کر سکیں اور دواؤں کی صحیح نشاندہی کر سکیں' اس صفحے تک پہنچ سکیں جن صفحوں پر ان دواؤں کا ذکر ہے۔ اس وجہ سے میں Repertory پر زور دیتا رہا۔ اس کو Repertory کہتے ہیں۔ اور میں نے بہت دفعہ اس ٹیم کو اور اس ٹیم کے سربراہ کو سمجھایا کہ دیکھو یہ مقصد ہے۔ ہر انسان جس کا بیماری سے رابطہ ہو وہ اس بیماری کی الگ شناخت رکھتا ہے اور ضروری نہیں کہ اس بیماری کو آپ نے جس جگہ بیان کیا ہے وہ اس بیماری کو وہیں جا کے تلاش کرے۔ ایک بیماری کی مختلف علامتیں ہو سکتی ہیں اور ہو سکتا ہے کہ دیکھنے والا اپنے تجربے کے لحاظ سے ان علامتوں کو کسی اور جگہ تلاش کر رہا ہو۔ اور آپ نے جو Repertory بیان کی ہے اس کو کسی اور جگہ دیکھنا چاہئے جس کا ہو سکتا ہے اس کو بالکل علم نہ ہو۔ یہ Repertory سے متعلق امور تھے جو میں نے اپنی دانست میں تفصیل سے سمجھا دیئے۔

اس الاسکا والے سفر کا ایک بڑا فائدہ مجھے یہ پہنچا ہے کہ عام طور پر میں بیماریوں کے لئے بورک کا میٹریا میڈیکا استعمال کرتا ہوں وہ مہیا نہیں تھا تو میں نے اپنے عملے سے کہا کہ لاؤ (سلیم صاحب ہمارے یہ کام کر رہے ہیں) کہ اچھا میرے والی کتاب ہی لے آؤ میں اسی میں دیکھ لوں۔ جو میں نے Repertory دیکھی اس سے تو میرے ہوش اڑ گئے۔ یہ Repertory میرے تصور کے قریب تک نہیں پہنچتی۔ باوجود اس کے کہ ہمارے دفتر کے ایک عملے میں ایک ایسے تجربہ کار پرانے ہومیو پیتھ موجود ہیں' جلسے کا دباؤ غیر معمولی تھا Repertory کو میں آخری دفعہ اپنی آنکھوں سے خود نہیں دیکھ سکتا تھا۔ مجھے یقین دلایا گیا پیش کرنے والوں کی طرف سے کہ اب ہم آپ کے مقصد کو سمجھ گئے ہیں' اب سو فیصدی بعینہ وہی چیز ہم بنا کے لے آئے ہیں اب اس سے زیادہ کچھ نہیں ہو سکتا۔ اب جلسے کا دباؤ آپ جانتے ہیں اس دفعہ غیر معمولی تھا اور یہ اس وقت میرے سامنے پیش کیا گیا جب کہ یہ کتاب چھپتی جیسا کہ وعدہ کیا گیا تھا یا نہ چھپتی۔ تو میں نے کتاب کے چھپنے کو ترجیح دے دی اور کہا کہ اچھا فلاں صاحب' جو ہمارے تجربہ کار پرانے ہومیو پیتھ سمجھے جاتے ہیں' ان سے کہا کہ یہ میں نے سمجھایا تھا آپ دیکھ لیں کہ جو کچھ انہوں نے کیا ہے واقعتہً وہی ہے یا کچھ اور ہی کیا ہوا ہے۔ ان صاحب نے اپنی لاعلمی کی وجہ سے بالآخر مجھے یہ تسلی دلائی کہ آپ نے جو کچھ سمجھایا تھا انہوں نے وہ سمجھ لیا ہے اور اب یہ Repertory اسی طرح تیار ہے۔

جو تیار ہے اس کا حال میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ کوئی مریض جس کو معین طور پر بیماریوں کا کوئی نام یاد نہ ہو ہرگز ان کی Repertory کے ذریعے اپنی بیماری تک نہیں پہنچ سکتا۔ بہت سی مثالیں ہیں جو میں نے آپ کے سامنے رکھنے کے لئے تیار کی تھیں مگر میں اس وقت چند مثالیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

مثلاً پیاس کا بیماریوں سے بہت تعلق ہے۔ پیاس کم ہو' زیادہ ہو' نہ ختم ہونے والی بھڑکی لگی ہو یا تھوڑے تھوڑے پانی کی ہو ہر بیماری کی شناخت میں پیاس ایک اہم کردار ادا کرتی ہے اور Repertory میں پیاس کا کوئی خانہ ہی نہیں ہے۔ آپ Repertory تلاش کریں' جیسا کہ میں نے کی تھی' میں حیران رہ گیا پیاس نام کی کوئی چیز ہی نہیں۔ پھر میں نے کہا منہ خشک ہونے کے اندر ہو گا تو منہ دیکھا تو منہ کے اندر کوئی دیکھنے کی چیز نہیں تھی سوائے اس کے کہ منہ کے چھالے اور ناسور اور آگے دوائیوں کے نام لکھے ہیں اور کچھ بتایا نہیں کہ یہ چھالے کس قسم کے ہیں۔ تھوک والے منہ کے چھالے ہیں' خشک منہ کے چھالے ہیں' زبان کے کناروں پر ہیں یا زبان کے بیچ میں ہیں۔ یہ ساری چیزیں میں اپنے لیکچرز میں سمجھا چکا ہوں۔

Repertory اس کو کہتے ہیں کہ اگر انہوں نے منہ کو لینا تھا تو منہ کے اندر زبان کی بات کرتے' منہ کے اندر اس کے پہلوؤں کے کلّوں کی بات کرتے' کلّوں کے چھالے اور ہیں' زبان کے چھالے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں' زبان کی نوک کی بیماری اور ہے زبان کے مرکز پر جو علامتیں ظاہر ہوتی ہیں وہ ایک اور چیز ہیں۔ تو اگر کسی کی مدد کرنی ہو کہ وہ صحیح بیماری کو شناخت کر سکے تو اول مثلاً منہ کے نیچے یہ چاہئے تھا کہ خشک منہ سے تعلق رکھنے والی دوائیں۔ خشک منہ سے تعلق رکھنے والی ایسی دوائیں جن میں جتنا بھی پانی پیا جائے منہ پھر بھی خشک رہے گا۔ منہ خشک' وہ دوائیں دی جاتیں' صفحے دیئے جاتے' منہ خشک' وہ بیماریاں منہ خشک ہونے کی جو اعصابی بے چینی سے تعلق رکھتی ہوں جیسا کہ آرسنک اور بار بار گھونٹ گھونٹ پینے کو جی چاہتا ہو تو منہ خشک اور پیاس کا بھی ذکر ساتھ ہی چل پڑتا۔ کلّوں کے زخم اور ہیں' زبان کے پہلوؤں کے زخم اور ہیں' زبان کے پچھلے حصے کے زخم اور ہیں' زبان کی نوک کے زخم اور ہیں' یہ ساری چیزیں الگ الگ ہیڈنگ کے نیچے' اسی ہیڈنگ کے نیچے الگ الگ صفحوں کے سامنے لکھی ہوتیں پھر سطروں کا نمبر ہمارے کام آسکتا تھا۔ پھر کسی مریض کو اپنے منہ کی بیماری میں جب ضرورت پیش آتی وہ کسی معین صفحے تک پہنچ سکتا تھا۔ مگر اب تو اس کے نیچے جو فہرست دی ہوئی ہے چھالوں کی اس میں چالیس پچاس دوائیں ہوں گی اور پڑھنے والے کو بالکل پتہ نہیں چل سکتا کہ یہاں کون سے چھالوں کا ذکر ہے' کون سے ناسوروں کا ذکر ہے میں کہاں تلاش کروں۔ وہ صفحے نمبر اور سطر نمبر سے ایک جگہ پہنچ تو سکتا ہے مگر بعض دفعہ چالیس' پچاس پچاس دوائیں ایک عنوان کے نیچے اسی طرح دی ہوئی ہیں اور ان میں سے کسی دوائی کے متعلق نہیں لکھا کہ اس دوائی کا اس بیماری سے تعلق ہو تو فلاں صفحے کو دیکھو' اس دوا کا فلاں بیماری سے تعلق ہو یا اس بیماری کا فلاں جسم کے حصے سے تعلق ہو تو فلاں جگہ دیکھو یہ کوئی ذکر نہیں۔

اب میں نے جس چیز کو تلاش کرنا تھا میں نے پھر اپنی یادداشت سے کیا کیونکہ پچاس یا ساٹھ صفحوں کا مطالعہ ایک ایک کر کے دیکھنا ایک ایسا کاروار دہے جو خود مجھے اپنی ذات میں ایک مصیبت دکھائی دے رہا تھا کہ بے چارے احمدیوں کو میں نے کس مصیبت میں ڈال دیا۔ وہ بھولے بھالے محض اس لئے مجھے تکلیف نہیں دیتے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ چلو کتاب تو لکھ دی کوئی فائدہ تو ہو گیا باقی ہم خود تلاش کرلیں گے۔ محض مجھے تکلیف سے بچانے کے لئے انہوں نے خاموشی برداشت کی ہے ورنہ کوئی ہومیو پیتھی کا علم رکھنے والا اس Repertory کو جو ہمارے سامنے ہے اس کو پھاڑ کے پھینک دے۔ کسی کام کی نہیں ہے' کوئی بھی فائدہ نہیں سوائے اس کے کہ بعض بیماریاں آپ کو کہیں گی فلاں صفحہ دیکھو۔ وہاں ایک لفظ کالا کیا ہو گا۔ اس کا منہ کالا ہے اس سے زیادہ اس Repertory میں کوئی بھی فائدہ نہیں کہ آپ اسے دیکھ سکیں۔ عجیب و غریب حرکتیں ہیں مثلاً ایک جگہ لکھا ہوا ہے "جھٹکا" اب جھٹکا کیا چیز ہے۔ کون پاگل ہے جو جھٹکے میں اپنے اعصاب کے پھڑکنے کو تلاش کرے گا۔ کون پاگل ہے جو جھٹکے کے نیچے کلّوں کے پھڑکنے کو تلاش کرے گا یا آنکھ کے پھڑکنے کو تلاش کرے گا۔ کون ہے جو جھٹکے کے نیچے یہ دیکھے گا کہ اگر کسی کو فلاں بیماری ہو تو اس کے جسم کے دائیں حصے کے اعصاب کو جھٹکا لگتا ہے یا بجلی کے کوندے ایک جگہ سے دوسری طرف دوڑتے ہیں اور ان کوندوں کی وجہ سے جھٹکے کا احساس ہوتا ہے۔ ان سب باتوں میں سے کسی کا بھی کوئی ذکر نہیں اور عنوان دیا ہوا ہے "جھٹکا" اب یہ جھٹکا' مضمون سے جھٹکا کیا گیا ہے ورنہ حقیقت میں جھٹکے کے نیچے یہ ساری بیماریاں جو آپ کو بتا رہا ہوں یہ کوئی شخص تلاش نہیں کر سکتا۔ بجلی کا جھٹکا لگتا ہے' وہ "ب" کے نیچے بھی آنا چاہئے "بجلی" اور جھٹکے کے نیچے بھی آنا چاہئے۔ وہ جھٹکا جو بجلی کا جھٹکا ہو اس فہرست میں بیماری کے جھٹکے کے نیچے آنا چاہئے تھا کہ فلاں بیماری کا اعصابی جھٹکوں سے تعلق ہے یہ جھٹکے مختلف نوعیت کے ہیں اور جس شخص نے معلوم کرنا ہو کہ وہ دوا کون سی ہے وہ اپنے تجربے کو پیش نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کرے کہ میں نے آنکھ کے پھڑکنے کو تلاش کرنا ہے جھٹکے کے نیچے یا کلّے کے پھڑکنے کو یا اندرونی طور پر اعصاب کے دھڑکنے کو جھٹکوں کے نیچے تلاش کرنا ہے یا سوتے میں نیند سے پہلے جھٹکے کی بات ہو رہی ہے یا سونے کے بعد نیند کی حالت میں جو جھٹکا لگتا ہے اس کی مجھے ضرورت ہے۔ اب ان باتوں میں سے ایک کا بھی ذکر نہیں صرف جھٹکا لکھا ہے۔ پیاس کا کوئی ذکر نہیں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے پیاس کے ذریعے مرض شناخت کئے جاتے ہیں۔ منہ کی خشکی کا کوئی ایسا ذکر نہیں جس کے ذریعے آپ امراض کی تلاش کر سکیں۔

یہ دیکھتے دیکھتے جب میں نے اور مطالعہ کیا تو مجھے پتہ چلا کہ یہ ساری Repertory بالکل بیکار اور نکمی چیز ہے۔ اس کا ایک ذرے کا بھی فائدہ نہیں اور میں نے مفت میں جماعت کو مصیبت ڈال دی ہے یہ تعریف کر کے جلسے پر کہ بڑی اچھی Repertory تیار ہوئی ہے آپ کو فوراً دوائیں مل جائیں گی۔

اس لئے معذرت ہے جماعت سے اور ایک وعدہ ہے کہ (اللہ نے چاہا تو) آئندہ ان باتوں کو اس گروہ کے ذریعے نہیں جنہوں نے بہت محنت کی ہے مگر بنیادی طور پر Repertory کے علم سے ناواقف تھے' اس گروہ کو میں دوبارہ مقرر نہیں کروں گا بلکہ میرے اندازے کے مطابق اس کام کو جب میں پوری طرح سمجھاؤں گا' صحیح طریق پر ادا کرنے کے قابل سید عبدالحی صاحب ہیں جو ناظر تالیف و تصنیف ہیں۔ سید عبدالحی صاحب میں میں نے یہ خوبی دیکھی ہے کہ جب بھی ان کو کوئی بات معین سمجھا دی جائے خواہ وہ ذاتی علم نہ بھی رکھتے ہوں' ذاتی علم والوں کی تلاش کرتے ہیں اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ان کو میں نے کسی کتاب کے متعلق ہدایت کی ہو اور بعینہ وہی چیز انہوں نے تیار نہ کی ہو' اللہ تعالیٰ کے فضل سے گہری فراست حاصل ہے' بہت باریک بینی سے چیزوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔

اس لیکچر میں نمونے کے طور میں نے چند باتوں کا ذکر کیا ہے۔ تفصیلی ہدایت میں (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) سید عبدالحی صاحب کو بعد میں بھجوادوں گا۔ اس لئے اب آئندہ Repertory کا انتظام ربوہ میں ہو گا وہ ماہر ہومیو پیتھ کو ساتھ شامل کر لیں۔ جو میں نے تبصرہ کیا ہے یہ ان کو بھی سنا دیں۔ جو باتیں مزید لکھ کے بھیجوں گا ان کو پیش نظر رکھیں تاکہ دنیا کے سامنے ایک ایسی Repertory ہو جس کی کوئی نظیر اور نہ ملتی ہو۔

دوسرا حصہ تھا زبان کے متعلق۔ یہ میں نے بہت اصرار کیا' میں نے کہا دیکھیں بولنے کی زبان اور ہوتی ہے اور لکھنے کی زبان اور ہوتی ہے اور بسا اوقات میرے منہ سے ایک لفظ بھی نکل رہا ہوتا ہے جو ادا کرنا مقصود نہیں ہے۔ ایک ملتے جلتے لفظ یا ایک ملتی جلتی چیز کے تعلق میں وہ بیان کرتا ہوں' "لیکن" دیکھنے والے جو مجھے دیکھ بھی رہے ہیں وہ سمجھ جاتے ہیں۔ "لیکن" پہلا غلط تھا اب دیکھیں میں نے "لیکن" پہلے کہہ دیا جو درست نہیں ہے' جو لوگ مجھے دیکھ رہے ہیں اور سن رہے ہیں وہ میری بات اور میرے مضمون کو بالکل صاف سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ یعنی اگر اس کو ہم کتاب میں بعینہ اسی طرح درج کردیں تو پڑھنے والے اس سے کوئی اندازہ نہیں لگا سکیں گے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے آپ روزمرہ آپس میں باتیں کرتے ہیں۔ کئی لوگ ایک لفظ بولیں گے وہاں سے ہٹ کے ایک اور پہ چلے گئے' وہاں سے ہٹ کے کسی اور کی طرف چلے گئے۔ کئی دفعہ غلطی سے کچھ اور لفظ بھی بول رہے ہیں۔ لوگ ہنس تو پڑتے ہیں مگر بات سمجھ جاتے ہیں۔ اگر اپنے گھر کے کھانے کی میز کی باتوں کو آپ کتابی شکل میں اسی طرح شائع کردیں تو دنیا میں کسی کے پلّے کچھ نہیں پڑے گا کہ لطف الرحمان صاحب نے کیا کہا تھا' ان کے بچے نے کیا سمجھا اور آپس میں وہ کس بات پر ہنسے ہیں۔ تو یہ ایک دنیا کا دستور ہے اور اس دستور کے تعلق میں میں بارہا یہ اعتراف کر چکا ہوں کہ بعض دفعہ میرے ذہن میں ایک اور لفظ ہوتا ہے' جلدی میں وہ لفظ نہیں نکلتا کچھ اور لفظ جو ملتا جلتا ہے وہ منہ سے نکل جاتا ہے۔ اب میں اس سلسلے میں ایک دو مثالیں غالباً آپ کے سامنے رکھ سکتا ہوں۔ مثلاً سلیشیا کے تعلق میں یہ لکھا ہوا ہے کہ جانور اور انسان ایک وقت میں ایک ہی جگہ سے پانی پیتے تھے۔ یہ درست ہے کہ ایک ہی وقت میں پیا کرتے تھے لیکن اب بھی پیتے ہیں۔ بہت سے پانی ایسے ہیں جن کا گند دکھائی نہیں دیتا اس میں جراثیم ہوتے ہیں اور جانور اور انسان ایک ہی گھاٹ سے پانی پیتے ہیں جو گندا اور خطرناک ہوتا تھا۔ اب "تھا" کا لفظ ایک تاریخی پس منظر کی وجہ سے میرے منہ سے نکلا ہے۔ ہومیو پیتھی کے تعلق میں "تھا" کا لفظ غلط ہے۔ مجھے یہ بھی کہنا چاہئے تھا کہ جانور اور انسان بسا اوقات ایک ہی گھاٹ سے پانی پیتے ہیں جو انسانوں کے لئے گندا اور خطرناک ہوتا ہے مگر جانوروں پر کوئی اثر نہیں رکھتا۔ اس کے آگے لکھا ہوا ہے "جراثیم تو ہیں لیکن چونکہ جانوروں نے لمبا عرصہ خود دفاع کی صلاحیت حاصل کی ہے" یہ بالکل غلط بات ہے جانوروں نے خود صلاحیت کہاں سے حاصل کرلی۔ کہنا یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جو دفاع کی صلاحیت جانوروں کو بخشی ہے' اور اس کی بعد میں ایک جگہ وضاحت بھی کی ہوئی ہے کہ اس صلاحیت کو استعمال کرنے پر وہ اس لئے مجبور ہیں کہ ان کے پاس کوئی ڈاکٹر' کوئی دواساز نہیں۔ جب وہ اس خداداد صلاحیت کو ہر بیماری کے دفاع میں استعمال کرنے پر مجبور ہوتے ہیں تو ان کی وہ صلاحیت بیدار رہتی ہے اور اتنی طاقتور ہو جاتی ہے کہ اکثر بیماریوں کا خود مقابلہ کر سکتی ہے اس کے بعد لکھا ہے "چونکہ جانوروں نے لمبا عرصہ خود دفاع کی صلاحیت حاصل کی ہے اس لئے ان کا دفاع مضبوط ہے" "دفاع مضبوط ہے" والی بات درست ہے۔ پہلے فقرے کو درست ہونا چاہئے تھا۔ جس نے بھی اس کو صحیح کتابی اردو میں ڈھالا تھا اس کو مطلب سمجھ آ گیا تھا وہ ساتھ بتاتا کہ یہ وجہ ہے کہ انسان کے جسمانی اندرونی دفاع اور جانور کے جسمانی اندرونی دفاع میں فرق ہے "جب سے انسان نے اپنا علاج خود کرنا چاہا ہے اس کے بعد سے جسم خاموش ہو گیا ہے" یہ بھی بالکل غلط ہے۔ "علاج کرنا چاہا" جانور بھی اپنا علاج خود کرتے ہیں' وہ بھی بوٹیاں کھاتے ہیں مگر انسانی کوششیں جو اپنے علاج کے سلسلے میں ہیں انہوں نے بہت حد تک بیماریاں پیدا کرنے والے جراثیم کو مارنے کی کوشش کی ہے۔ اکثر علاج کے ذریعے ان جراثیم کو مارا گیا ہے جو بیماریاں پیدا کرتے ہیں اس لئے اندرونی نظام جو ان جراثیم کو مارنے کے لئے کافی تھا اس نے رفتہ رفتہ کام چھوڑ دیا اور رفتہ رفتہ وہ کمزور پڑتا چلا گیا۔

اب اگر اینٹی بائیوٹکس بار بار دی جائیں تو آپ کے جسم کے اندر جو بھی خدا تعالیٰ نے دفاع بنا رکھا ہے اس دفاع کو عملی طور پر آپ ناکارہ کردیں گے۔ یعنی اینٹی بائیوٹکس وہ کام کریں گی جس کے بغیر بھی ایک صحت مند انسان کا جسم وہ کام کر سکتا تھا۔ اس قسم کی مثالیں میں نے دی ہوئی ہیں ساری کتاب میں بھری پڑی ہیں' پڑھنے والے کو صاف سمجھ آ جانا چاہئے تھا یا جس نے زبان درست کی ہے اسے سمجھ آ جانا چاہئے تھا کہ یہاں ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کو درست کریں۔ اب سلیشیا کے متعلق اس میں لکھا ہوا ہے کہ سلیشیا اس احساس کو دوبارہ زندہ کرتی ہے اور اس کے سوا ایک ایسی عبارت ہے کہ گویا ہر بیرونی چیز کو پگھلا دیتی ہے' اب یہ بالکل غلط بات ہے۔ میں نے مضمون سمجھایا تھا' کیڑوں کو اور بعض جانوروں کو جن کو یہ باہر نہیں پھینک سکتی ان کو پگھلاتی ہے۔ جن کو باہر پھینک سکتی ہے وہاں پیپ بنا کر ان کو باہر پھینک دیتی ہے تو کتاب کے اندر یہ لکھا گیا ہے کہ یہ چیزوں کو پگھلا دیتی ہے۔ چیزوں میں تو پتھر بھی ہے کنکر بھی ہے' بندوق کی گولیاں' چھرے بھی شامل ہیں۔ یہ ہرگز ان کو نہیں پگھلاتی۔ جن کو باہر پھینکنے کی صلاحیت نہیں رکھتی یا پھینکنا چاہے تو وہ پھینکے نہیں جا سکتے اس لئے ان کو اندر ہی پگھلا دیتی ہے۔ مثلاً پاؤں کے اندر بعض کیڑے ہیں Filariasis کے کیڑے کہلاتے ہیں جن میں پاؤں سوج جاتا ہے اور ان کو پورے کے پورے کیڑوں کو باہر نکالنا نہ کسی جراح کے بس کی بات ہے نہ سلیشیا کے بس کی بات ہے۔ سلیشیا یہ کام ضرور دکھاتی ہے کہ ان کیڑوں کو اندر ہی پگھلا دیتی ہے' وہ پانی بن کے بہہ جاتے ہیں' ان کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔

اب یہ وہ چیزیں ہیں جو میں اپنی تقریروں کے درمیان کھول چکا ہوں اور اگر بیان کرنے میں غلطی ہو گئی ہے تو ہر شخص جس نے اردو درست کرنی تھی اس کا فرض تھا کہ اس کو درست کر کے پیش کرتا۔ اب مثلاً انتڑیوں کے متعلق یہ لکھا ہوا ہے کہ انتڑیاں بیرونی جلد تک اثر دکھاتی ہیں' ناک کی جلد خشک ہو جاتی ہے' حالانکہ کہنا یہ تھا' جو شاید میں نے کہا بھی ہو مجھے یاد نہیں' کہ انتڑیاں جو خود اندرونی جھلیاں ہیں' بعض دفعہ انتڑیوں کی بیماریاں اگر ٹھیک نہ ہوں بلکہ انتڑیوں سے صرف ان کو دھکیلا جائے تو وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیرونی جلد یعنی ناک کے کنارے پر اپنا اثر دکھاتی ہیں۔ اسی طرح انتڑیوں کی بیماریاں بعض اوقات منہ پر اپنا اثر دکھاتی ہیں۔ منہ کے اندر جو نقشہ بنتا ہے اس سے آپ انتڑیوں کی بیماریاں پہچان سکتے ہیں۔ اسی طرح رحم کی بیماریاں ہیں۔ کہنا یہ تھا اور یہ دوبارہ میں سمجھا رہا ہوں کیونکہ عبدالحی صاحب نے اس پہ کام بھی کرنا ہے۔ مقصد یہ تھا کہ دو قسم کی سطحیں ہیں جو بدن کو عطا ہوئی ہیں۔ بیرونی سطح کو ہم جلد کہتے ہیں اندرونی سطح کو جھلی کہتے ہیں۔ تو بعض بیماریاں ایسی ہیں جن کا جلد سے بھی تعلق ہے اور اندرونی سطح یعنی جھلیوں سے بھی تعلق ہے اور بعض دفعہ یہ دونوں جگہ ظاہر ہو رہی ہوتی ہیں۔ اگر ایک جگہ ٹھیک کرنے کی بجائے دبا دیا جائے تو دوسری جگہ وہ زیادہ زور دکھائیں گی۔ مثلاً بعض بیماریاں ہیں جن کا انتڑیوں سے بھی تعلق ہے اور جلد سے بھی' جلد میں وہ سورائسز کہلاتی ہیں یعنی سور اکا اثر۔ اگر زبردستی جلد پر سے ان کو ٹھیک کیا جائے تو وہ لازماً اندرونی جھلیوں یعنی انتڑیوں کو ایسا بیمار کر دیں گی کہ بعض دفعہ ان کا علاج پھر ممکن نہیں رہتا۔ یہ مقصد ہے جو میں نے اپنی کتاب میں جگہ جگہ مختصر لفظوں میں بیان بھی کیا ہے۔ بعض جگہ صحیح' بعض جگہ زبان نے ٹھوکر کھائی اور غلط لفظ بولا گیا۔ جنہوں نے مجھے یقین دلایا کہ اس کی اردو بالکل ٹھیک ہو گئی ہے ان کو اگر میں باقی مثالیں دوں تو ان کو بھی پسینے آ جائیں گے۔ بعض جگہ ایسے لفظ لکھے ہوئے ہیں اردو کے جن کا کوئی وجود ہی نہیں ہے مثلاً اگر "پیارا" کہنا ہو' آپ "پیافا" کہہ دیں یا "بیافا" کہہ دیں تو یہ کون سی اردو ہے۔ وہ اب میں نہیں بیان کرتا کیونکہ جن لوگوں نے بھی یہ کام کیا ہے کتابی اردو بنانے میں یا Repertory تیار کرنے میں انہوں نے محنت ضرور کی ہے۔ ان بے چاروں کا اختیار نہیں تھا کہ بعینہٖ جو میں سمجھ رہا ہوں وہ عملاً اس میری خواہش کو ایک تحریر میں ڈھال سکیں۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ ان لوگوں نے بے انتہا محنت کی ہے۔ اگر خود انہوں نے اپنے آپ کو پیش نہ کیا ہوتا تو آج یہ کتاب جماعت کے سامنے نہ ہوتی۔ پس Repertory والے حصے کو آپ سردست بھول جائیں اور زبان کی درستی والے حصے کو بھی اگر آپ کہیں پسینے چھوٹیں تو برداشت کریں کیونکہ اس پر میرا کوئی بس نہیں۔ میں نے اتفاقاً کھول کے دیکھا تو ایک صفحے پر ہی ایسی خوفناک غلطیاں نکلی ہیں کہ وہ لطیفوں کے طور پر تو بیان کی جا سکتی ہیں' کسی معقول کتاب کا حصہ نہیں بن سکتیں۔

پس اس تمہید کے ساتھ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جو نئی نعمت ملے گی یہ بھی الاسکا کے سفر کا ایک احسان ہے جو میری ذات پر بھی ہے اور جماعت پر بھی ہو گا۔ پس لطف الرحمان صاحب ایسے تبصروں سے بددل نہ ہوں جن میں ان کو بتایا گیا کہ ہم تو کچھ اور سمجھ رہے تھے' کچھ اور ہی نکلا۔ ان کا یہاں لانا اور ہمارے جغرافیائی علم میں اضافہ کروانا اور پھر ہومیو پیتھی کے متعلق ایک مستقل ضروری کام کروا دینا جو ان کے ذہن میں نہیں تھا' یہ تقدیر الٰہی تھی جس نے ایک بہت بڑا کام دکھایا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے اور نئی کتاب کے سلسلے میں بھی (اللہ نے چاہا تو) آپ لوگوں کی دعائیں جہاں مجھے بھی پہنچیں گی' پہلے کام کرنے والوں کو بھی پہنچیں گی ان دعاؤں میں لطف الرحمان صاحب کو بھی یاد رکھ لیں کہ غیر ارادی طور پر انہوں نے ایسا کام کروا دیا جو میرے لئے ویسے ممکن نہیں تھا۔ میرے پاس اتنا وقت ہی نہیں ہے کہ میں اپنی کتابوں کو خود پڑھ سکوں خاص طور پر اس کتاب کو' مجھے اپنا پتہ ہے کہ میں نے لکھوائی ہے تو مجھے پتہ ہے کہ کوئی چیز کہاں ملنی چاہئے' لیکن کبھی ضرورت پڑ جاتی ہے تو میں بورک کو استعمال کرتا ہوں اس کا میٹریا میڈیکا بہت اچھا ہے مگر انگریزی دانوں کے لئے ہے اور صاحب علم لوگوں کے لئے ہے۔ تھوڑا علم رکھنے والوں کے لئے اور عام سادہ لوگ جو جماعت احمدیہ میں کثرت سے موجود ہیں جن کی تعلیم بھی تھوڑی ہے وہ اس کتاب سے استفادہ کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے وہ کافی نہیں ان کے لئے نئی Repertory کا لکھنا اور اس کتاب کی زبان درست کرنا لازم ہے۔ پس امید ہے (اللہ نے چاہا تو) بہتر صورت میں یہ کتاب آپ کی خدمت میں آئندہ چند مہینوں میں (سید عبدالحی صاحب کے اوپر ہے وہ کب تک یہ تیار کر دیتے ہیں) پیش کر دی جائے گی۔

جہاں تک استفادے کا تعلق ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کتاب سے احباب جماعت نے اور خواتین نے بہت استفادہ کیا ہے۔ جن کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ کبھی گھر بیٹھے اپنا علاج یا اپنے بچوں کا علاج کر سکیں گے یہ کتاب پڑھنے کے بعد Repertory کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کتاب کے مضمون کی وجہ سے آہستہ آہستہ ان کے ذہن میں ہومیو پیتھی کا بنیادی تصور جم گیا ہے اور اس کے فائدے کے قائل ہو چکے ہیں اس سے استفادہ کرنے کے قائل ہو چکے ہیں اور جو خط مجھے مل رہے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشرق سے مغرب تک کثرت سے احمدی گھر ایسے ہیں جن کے لئے یہ کتاب مفید ثابت ہوئی ہے پڑھنے کے نتیجے میں' نہ کہ Repertory کے نتیجے میں۔

اس ضمن میں میں ایک مختصر ذکر حفیظ بھٹی صاحب کا اور ان کی بیگم چھیری بیگم کا کرنا چاہتا ہوں کہ یہ چونکہ دوا سازی کے کام کے لئے وقف ہیں ان پر میرا کوئی شکوہ نہیں۔ انہوں نے بہت ہی اچھا دوا سازی کا کام کیا ہے اور اس کے علاوہ اسلم خالد صاحب ہیں ہمارے دفتر میں جنہوں نے دواؤں کی تقسیم کا اور ڈبے بنوا بنوا کر ان کو جماعتوں میں بھجوانے کا ذمہ سنبھالا۔ یہ دو فوائد ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر قسم کی تنقید سے بالا ہیں۔ کمزوریاں تو ہیں اور ابھی پوری طرح پھیلے نہیں مگر میری نظر ان پر ہے اور میرا دونوں سے رابطہ ہے اور میں چاہتا ہوں کہ بالآخر ساری دنیا کو ہومیو پیتھی ادویہ مفت مہیا ہو جائیں اور ہومیو پیتھی ادویہ بنانے کا طریقہ بھی آ جائے۔ جب یہ کام مکمل ہو گا تو (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) ہومیو پیتھی کا فیض جو سارے عالم پر محیط ہو گا اس سے بنی نوع انسان کی بڑی خدمت ہو گی اور غریب احمدی گھروں کے اوپر ایک احسان ہو گا کہ وہ مغرب میں بستے ہوں یا مشرق میں بستے ہوں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اپنے علاج میں خود کفیل ہو جائیں گے۔ اس لئے یہ آخری بات ہے جو مجھے آپ سے کہنی تھی۔

- - - - - - - - - - - -

اس اعلان کے بعد باقی باتیں (اللہ نے چاہا تو) اگلے خطبے میں پیش کروں گا۔ اب میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں اور ایک دفعہ پھر ان غلطیوں کی معذرت ہے جو ہومیو پیتھی کے سلسلے میں مجھ سے سرزد ہوئیں۔

(سلام)

مولانا شیخ مبارک احمد۔ امریکہ

محترم امری عبیدی صاحب

بخدمت محترم مدیر صاحب روزنامہ الفضل

(سلام)

دو دن پہلے الفضل کا پیکٹ ملا۔ اس پیکٹ میں 16 جنوری 1998ء کا پرچہ بھی تھا۔ اس پرچہ کے صفحہ چھ پر "مشرقی افریقہ کے احمدی مربی شیخ امری عبیدی صاحب" کے بارہ میں میئر منتخب ہونے پر دارالسلام سے شائع ہونے والے اخبار Sunday News کے نوٹ کا مکرم مولوی محمد منور صاحب نے ترجمہ کر کے بغرض اشاعت بھجوایا۔ اگرچہ یہ نوٹ 1960ء کا ہے۔ اس سال خاکسار مشرقی افریقہ میں ہی تھا۔ لیکن یہ نوٹ اور ترجمہ خاکسار کی نظر میں پہلی دفعہ آیا اس تازہ اشاعت 16 جنوری 1998ء کے ذریعہ اور چونکہ آپ نے ہماری تاریخ کے عنوان سے اسے شائع کیا ہے۔ اس لئے تاریخی نکتہ نگاہ سے تین باتوں کی اصلاح کی ضرورت خاکسار نے محسوس کی ہے۔

اول اس نوٹ میں لکھا ہے کہ ان کی پیدائش Ujiji قصبہ میں 1924ء میں ہوئی۔ دیہاتی سکول میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ 1927ء میں ٹبورا سکول میں داخل ہوئے ٹبورا کا سکول سیکنڈری تعلیم کا سکول ہے۔ 1924ء میں پیدا ہونے والا بچہ تین سال بعد سیکنڈری سکول میں کیسے داخل ہو سکتا ہے۔ ٹانگانیکا میں چھ سال کے بچہ کو پرائمری سکول میں داخل کیا جاتا ہے۔ دیہاتی پرائمری سکول میں گویا امری صاحب 1930ء میں داخل ہوئے۔ چار جماعتیں یا کلاسز دیہاتی سکول کی مکمل کرنے کے بعد 35ء یا 36ء میں وہ اس قابل ہوئے کہ سیکنڈری سکول ٹبورا میں داخل ہوں۔ یا تو ترجمہ میں غلطی ہو گئی ہے یا اخبار نے قیاساً شائع کر دیا خاکسار 1934ء سے لے کر 43-1944ء تک ٹبورا میں تھا۔ امری صاحب ٹبورا سکول میں 1936ء میں سیکنڈری تعلیم کے حصول کے لئے داخل ہوئے نہ کہ 1927ء میں۔

دوم قابل اصلاح بات یہ ہے کہ "ٹانگانیکا افریقن یونین کے صدر ایم وائی میرے کے ہم جماعت تھے" نوٹ میں یہ لکھا ہے جن صدر کے وہ ہم جماعت تھے ان کا نام بھی درست نہیں دیا گیا۔ یا ترجمہ میں غلطی ہو گئی یا طباعت میں شیخ امری صاحب کے ہم جماعت جو یونین کے صدر تھے اور بعد میں ملک کے بھی صدر بنے ان کا نام مسٹر جولیس نیریرے ہے J.Nyerere نہ کہ ایم وائی میرے"

سوم میری طرف اس نوٹ میں یہ بات منسوب کی گئی ہے کہ "محکمہ ڈاک خانہ جات دو سال کے عرصہ میں برادرم امری صاحب کو کام سکھاتا اور وظیفہ بھی دیتا رہا" مکرم مولوی محمد منور صاحب کو سہو ہوا ہے۔ صورت حال یہ تھی کہ ٹبورا سیکنڈری سکول سے فارغ ہونے پر تمام طلباء کو فوری طور پر مختلف Jobs کے لئے حکومت منتخب کر کے متعلقہ محکمہ میں بھجوا دیتی تھی۔ امری صاحب جب سیکنڈری تعلیم سے فارغ ہوئے تو انہیں ڈاک خانہ کے محکمہ میں ٹریننگ کے لئے بھجوا دیا۔ ابھی دو تین ہفتے ہی ہوئے خاکسار نے امری صاحب سے کہا اور لکھا بھی کہ میں تو آپ کو کئی سالوں سے دینی خدمات انجام دینے کے لئے ٹریننگ کر رہا تھا۔ جیسا کہ سنڈے نیوز نے بھی لکھا ہے "کہ دس سال تک مکمل طور پر دینی تربیت حاصل کی" آپ ڈاکخانہ کے محکمہ میں پہنچ گئے ہیں۔ کہنے لگے کہ اپنی مرضی اور منشاء سے نہیں آیا یہ حکومت کا انتظام ہے۔ اس انتظام کی بناء پر مجھے آنا پڑا ہے۔ چنانچہ خاکسار نے پوسٹ ماسٹر جنرل کو خط لکھا۔ کہ امری صاحب کو تو اعلیٰ تعلیم کے ساتھ ساتھ خاکسار ایک خاص مقصد اور غرض کے لئے دینی تعلیم دیتا رہا ہے آپ انہیں فارغ کر دیں ممنون ہوں گا۔ پوسٹ ماسٹر جنرل کا خط آیا کہ اگر امری صاحب خود ہمیں لکھیں تو ہم ان کو فارغ کر دیں گے۔ چنانچہ امری صاحب نے پوسٹ ماسٹر جنرل کو لکھا اور وہاں سے انہیں فراغت مل گئی۔ یہ دو سال کا عرصہ نہیں تھا دو تین ہفتوں میں ہی یہ ساری کارروائی خاکسار کے اقدام سے مکمل ہو گئی اور شیخ امری صاحب دارالسلام سے خاکسار کے پاس ٹبورا پہنچ گئے۔ اور جماعتی خدمات خاکسار کی نگرانی اور ہدایت کے مطابق انجام دینے لگے۔ مزید قارئین کی دلچسپی کا باعث ہو گا کہ جب شیخ امری صاحب کا تقرر بذریعہ دارالسلام میونسپل کونسل بطور میئر ہوا تو بعض مخالفوں نے جناب صدر مملکت مسٹر جولیس نیریرے سے کہا "یہ تو قادیانی ہیں آپ نے یہ کیا کیا؟" اس پر صدر مملکت نے انہیں سختی سے ڈانٹ پلائی کیا میں کسی شرابی کبابی کو میئر کے اعلیٰ عہدہ کے لئے انتخاب کی ہدایت کرتا۔ مختلف ممالک کے مشاہیر اور UNO کے نمائندگان ہماری آزادی کے سلسلہ میں آئیں گے ان سے معقول انداز میں بات کرنے والا اور ملک کی نیک نامی اور عزت و احترام کے طریق کو مدنظر رکھنے والا اس عہدہ کے لئے میں نے تجویز کیا ہے۔ خاموش ہو گئے۔ پھر ملک کی اسمبلی کے ممبر

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

"سیفیات"

احتیاط لیکن کس طرح

بانٹنے کا عمل بھی عجیب ہے۔ کوئی چیز بانٹیں تو گھٹنے لگتی ہے اور کوئی اور چیز بانٹیں تو بڑھنے لگتی ہے۔ آپ شائد سمجھ گئے ہوں کہ ہم کیا کہنا چاہتے ہیں۔ غم کی کیفیت یہ ہے کہ اگر غم دوسروں کے ساتھ بانٹا جائے تو کم ہوتا ہے اور خوشی کی کیفیت یہ ہے کہ اگر خوشی دوسروں میں بانٹی جائے تو بڑھتی ہے۔ ابھی ابھی ہم ایک ایسے موقع سے گذرے ہیں۔ جسے خوشیوں کا ہی موقعہ کہتے ہیں۔ اس موقعہ پر خوشیوں کو بڑھانے کا طریق یہی ہے کہ خوشیاں بانٹی جائیں۔ جیسا کہ حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے چند سال پہلے فرمایا تھا کہ اس خوشی کے موقعہ پر آپ اپنے گھر میں خوشیوں کا سامان مہیا کرتے ہیں تو ان لوگوں کی طرف بھی نظر دوڑایئے جن کے گھروں میں خوشی کا سامان کرنے کی گنجائش نہیں ہوتی۔ ان کے پاس جایئے اور ان کے ساتھ مل بیٹھئے اور کوئی چیز لے کر جایئے جو تحفے میں انہیں دی جائے۔ تاکہ وہ بھی آپ کی خوشیوں میں شامل ہو سکیں اور اپنے گھر میں بھی خوشی کا اہتمام کر سکیں۔

اس وقت سے لے کر اب تک خدا کے فضل سے ہماری جماعت میں یہ بات رواج کی طرح جاری ہو گئی ہے کہ ایسے موقعوں پر جو لوگ کسی قدر خوشحال ہیں وہ ان لوگوں کا خیال رکھتے ہیں جنہیں وہ خوشحالی نصیب نہیں ہوتی۔ تحفے لے کر جاتے ہیں اور ان کی خوشی کا سامان مہیا کرتے ہیں۔ اگر یہ بات ساری دنیا میں رائج ہو جائے تو کوئی شخص بھی یہ محسوس نہیں کرے گا کہ فلاں لوگ تو خوشیوں سے بھرپور حصہ پاتے ہیں اور ہمیں خوشیاں نصیب ہی نہیں ہوتیں جب خوشی بانٹنے سے خوشی بڑھتی ہے تو ہم بانٹیں کیوں نا۔ زیادہ کچھ لگتا بھی نہیں۔ جتنا کچھ آپ نے اپنے گھر کے لئے کیا ہے اس کی نسبت بہت تھوڑا سازوسامان کسی اور گھر میں خوشیاں مہیا کرنے کا سامان بن سکتا ہے۔ کوئی بھی خوشی کا موقعہ ہو یہی چاہیئے کہ ہم خوشیاں بانٹیں۔ دوسرے لوگوں کو جنہیں عام طور پر وہ خوشیاں بھرپور طریق پر نصیب نہیں ہوتیں انہیں اپنے ساتھ ملائیں۔

ہمیں یاد ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ اس بات کی تلقین فرمایا کرتے تھے کہ جب دعوت کی جائے تو غریبوں کو خاص طور پر مدعو کرنے کا اہتمام کیا جائے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ دعوت کے موقعے پر بڑے اچھے اچھے کھانے پکائے جانے کا اہتمام ہوتا ہے۔ اتنے اچھے کھانے کہ وہ عام گھروں میں بھی عام طور پر نہیں پکتے۔ جب اتنے اچھے کھانے پکائے جائیں تو وہ جو عام طور پر عام کھانوں سے بھی محروم رہتے ہیں جن کے کھانوں میں کبھی کوئی دلچسپی نہیں پیدا کی جا سکی انہیں بھی بلایا جائے۔ بلکہ آپ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ جن دعوتوں میں غرباء کا حصہ نہیں ہوتا ان دعوتوں میں برکت نہیں ہوتی۔ کون نہیں چاہتا کہ وہ دعوت کرے اور اسے برکت ملے۔ پس حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا یہ نسخہ ہمیشہ ذہن میں رہنا چاہیئے کہ جب دعوت کی جاتی ہے تو ان لوگوں کا بھی حق شمار کیا جائے جنہیں عام طور پر ویسی چیزیں مہیا نہیں ہوتیں۔ یہ بھی بانٹنے کا ہی ایک طریق ہے۔ گویا کہ آپ نے بہت اچھا کھانا پکایا۔ اور نہ صرف اپنے جیسوں کو کھلایا بلکہ ان لوگوں میں بھی بانٹا جنہیں وہ چیز میسر نہیں ہوتی۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ کی برکتوں سے بھی حصہ پایا۔

حقیقت یہ ہے کہ معاشرے میں یکسانی پیدا ہی اس طرح ہو سکتی ہے کہ جن کے پاس کچھ ہے وہ ان کا خیال رکھیں جن کے پاس کچھ نہیں ہے۔ خاص موقعوں پر خاص طور پر اور عام موقعوں پر عام طور پر۔ اگر ایسا کیا جائے تو امارت اور غربت کی خلیج کو کم کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ خلیج جس قدر کم ہو گی اتنا ہی دنیا میں سکون زیادہ ہو گا۔ امن زیادہ ہو گا۔ بھائی چارہ زیادہ ہو گا اور سب جانتے ہیں کہ ان چیزوں کی موجودگی میں زندگی کا بہت لطف آئے گا۔

پس آیئے ہم اس بات کو ہمیشہ ذہن میں رکھیں کہ غم بانٹنے سے گھٹتا ہے اور خوشی بانٹنے سے بڑھتی ہے۔ اپنی خوشیوں کو سب لوگوں میں بانٹنے کی کوشش کیجئے۔ کم از کم اپنے حلقے میں تو اپنی خوشی کو اس طرح بانٹئے کہ کوئی محروم نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے اور جب بھی ہماری زندگی میں ایسے مواقع آئیں ہم اپنی خوشیوں کو بانٹیں۔ دوسری طرف غم کی بات ہے خوشیوں کا بانٹنا اچھا ہے اور غم کا گھٹنا اچھا ہے۔ پس غم گھٹانے کے لئے بھی غم بانٹا جائے۔ جتنے زیادہ لوگ آپ سے غم خواری کا اظہار کریں گے۔ جتنے زیادہ لوگ کسی ایسی جگہ پر جہاں کوئی فوت ہو گیا ہے تعزیت کریں گے اتنا ہی غم گھٹے گا۔ صدمہ کم ہو گا۔

پس ہم ایسا کیوں نہ کریں کہ ایسے لوگوں کا بھی خیال رکھیں جنہیں ہماری غم خواری کی ضرورت ہے۔ موقعہ چاہے کوئی ہو کوئی ناکامی ہو کوئی فوتیدگی ہو کوئی اور بات ہو۔ جس کسی کو بھی ہماری غم خواری کی ضرورت ہے ہم اپنی خواری پیش کرنے میں کنجوسی نہ برتیں۔ کھل کر اظہار کریں۔ اس کھل کر اظہار کرنے کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ان کا غم کم ہو گا۔ انہیں صدمے کی برداشت کی طاقت ملے گی اور یہ نہایت ضروری ہے۔

پس آیئے ہم بانٹنے کے لفظ پر غور کریں۔ خوشیاں بھی بانٹیں اور غم بھی بانٹیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

○○○

حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہیئے۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

صادقہ شمس۔ ایم اے (سیاسیات)

ممنونِ احسان

زندگی میں ہم روز ہی کئی لوگوں سے ملتے ہیں۔ یہ ملاقاتیں مختصر بھی ہوتی ہیں اور طویل بھی۔ اور ان کے نقوش بعض سرسری ہوتے ہیں اور بعض دیرپا اور مستقل ہوتے ہیں۔ اسی طرح کی دو یادیں بیان کرتی ہوں۔ بچپن کی زندگی کیا زندگی ہوتی ہے۔ نہ کسی بات کا فکر اور نہ پریشانی۔ ہنستے کھیلتے ہر فکر اور پریشانی سے آزاد ربوہ کی آزاد اور پرسکون فضاؤں میں گھر اور سکول کے فاصلے ناپتے میٹرک کیا۔ کالج جانے کی خوشی و مسرت نے مضامین کے بارے میں سوچنے کی مہلت ہی نہ دی۔ سہیلیوں نے جو مضامین لئے یعنی عربی۔ اسلامیات اور اکنامکس انہی کو Enjoy کرتے ہوئے ایف۔ اے کر لیا۔ ایف۔ اے کے بعد شعور جاگا اور یہ احساس ہوا کہ کوئی اچھا مضمون پڑھنا چاہیئے جو آئندہ ایم۔ اے کرنے میں بھی مدد دے۔ میں نے اپنی اسی خواہش کا اظہار اپنی پرنسپل مسز شاہ صاحبہ کے سامنے کیا کہ میں بی۔ اے اے پولیٹیکل سائنس میں کرنا چاہتی ہوں۔ اس وقت تک مجھے علم نہ تھا کہ یہ مضمون کیسا ہے۔ یہ مضمون جامعہ نصرت میں موجود نہ تھا۔ مسز شاہ صاحبہ نے میری اس خواہش کو سراہا اور مجھے یقین دلایا کہ وہ اس مضمون کا کالج میں مزید بندوست کریں گی۔ چند ہی روز کے بعد سرگودھا سے سائنس پڑھانے کے لئے ایک لیکچرار آ گئیں۔ اور یہ مضمون ایک باقاعدہ مضمون کے طور پر جامعہ نصرت میں شروع ہو گیا۔ شروع میں سات لڑکیوں نے یہ مضمون لیا۔ پھر بعد میں میں نے اسی مضمون میں ایم۔ اے کیا۔

میں اپنی پرنسپل کی ممنون ہوں کہ انہوں نے نہ صرف اس مضمون کا باقاعدہ طور پر جامعہ نصرت میں اجراء کیا بلکہ ایم۔ اے کا result آنے سے چار ماہ قبل ہی انجمن کو میری تقرری کی سفارش بھی کی۔ اور میں اب تک جامعہ نصرت میں پڑھا رہی ہوں۔

دوسری ناقابل فراموش یاد یہ 1966ء کی بات ہے کہ جب میں نے ایم۔ اے میں داخلہ لیا۔ اس وقت "نیو کیمپس" شروع ہوا تھا لیکن کوئی ہوسٹل نہ تھا۔ میں مغل پورہ میں اپنی بہن

باقی صفحہ 6 پر

○

چہرہ ہے مرے یار کا ہاں دیکھنے والا
منظر ہے یہ اے دیدہ وراں دیکھنے والا

ظالم کی صفائی میں یہاں بولنے والے
ہو گا تیرا محشر کا بیاں دیکھنے والا

مظلوم کا خوں تھا کہ کوئی رنگ دگر تھا
بولے کوئی خنجر کی زباں دیکھنے والا

سر اپنے ہتھیلی پہ لئے پھرتی تھی دنیا
تھا کوچۂ قاتل کا سماں دیکھنے والا

دیکھے تو کوئی سود و زیاں راہ وفا کے
دنیا میں فقط سود و زیاں دیکھنے والا

آنکھیں تو چلی آتی ہیں منظر نہیں آتا
رہ جاتا ہے رستہ میں کہاں دیکھنے والا

ڈاکٹر پرویز پروازی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

عراق کے مسئلے پر روس امریکہ کشیدگی

سرد جنگ کے خاتمے کے بعد ایک نئی سرد جنگ شروع ہونے کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ یہ صورت حال عراق کے معاملے پر پیدا ہوئی ہے۔ امریکہ کے وزیر دفاع ولیم کوھن جب اپنے روسی ہم منصب سے مذاکرات کے لئے ماسکو پہنچے تو ان کو ایک ناگوار صورت حال کا سامنا کرنا پڑا۔ غالباً وہ اس کے لئے تیار نہ تھے۔ یہاں پر روس اور امریکہ کے درمیان جو مذاکرات ہوئے ان کو ناکام قرار دے دیا گیا ہے۔ اس کے نتیجے میں روس اور امریکہ کے درمیان ایک نئی کشیدگی نے جنم لیا ہے۔

ان مذاکرات میں امریکہ اور روس کے وزرائے دفاع کے درمیان تیز و تند گفتگو ہوئی جو اس قسم کے مذاکرات کے سفارتی تقاضوں کے مطابق نہیں تھی۔ امریکہ کے وزیر دفاع ولیم کوھن کا لب ولہجہ زیادہ تیز تھا۔ امریکہ کے وزیر دفاع نے زور دے کر کہا کہ اگر عراق نے ایٹمی' کیمیاوی اور جراثیمی ہتھیاروں کا معائنہ کرنے سے انکار جاری رکھا اور وہ معائنہ کاروں کے کام میں مداخلت کرتا رہا تو اس پر حملہ کر دیا جائے گا۔ اس پر امریکی وزیر دفاع کو روسی دفاع کا دس منٹ طویل لیکچر سننا پڑا۔ انہوں نے کہا کہ اس مسئلے کو سفارتی ذرائع سے حل کیا جائے اور اگر امریکہ نے عراق پر حملہ کیا تو اس سے روس اور امریکہ کے فوجی تعلقات بھی متاثر ہوں گے۔

روس کے وزیر دفاع نے عراق کا موقف بیان کرتے ہوئے کہا کہ عراق کو معائنہ کاروں کی ٹیم کی تشکیل پر اعتراض ہے۔ اس اعتراض کو دور کیا جانا چاہئے۔ اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کو یہ اختیار دیا جائے کہ وہ معائنہ کاروں کی ٹیم کی از سر نو خود تشکیل کریں۔ اس بات پر امریکی وزیر دفاع کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔

ایک روسی مبصر نے کہا کہ امریکہ کے وزیر دفاع کا رویہ غیر مصالحانہ اور رجعت پسندانہ تھا۔ ماسکو میں مذکرات کے بعد جب امریکی وزیر دفاع واپس آئے تو انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ ماسکو مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں۔ مذاکرات کی اس ناکامی کے بعد امریکہ نے اپنی فوجی سرگرمیاں مزید تیز کر دی ہیں۔ اور وہاں پر نئے جنگی طیارے اور اسلحہ بھجوایا جا رہا ہے۔

ادھر قاہرہ سے آمدہ ایک اطلاع کے مطابق سعودی عرب کے ولی عہد شہزادہ عبداللہ بن عبدالعزیز قاہرہ پہنچے ہیں جہاں پر انہوں نے عراق کے بحران پر مصر کے صدر حسنی مبارک سے بات چیت کی۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عصمت عبدالمجید نے بھی' جو ان دنوں قاہرہ میں ہیں شہزادہ عبداللہ اور صدر حسنی مبارک سے بات کی۔ اس سلسلے میں کوئی سرکاری اعلان جاری نہیں کیا گیا۔

واشنگٹن سے موصول ہونے والی ایک اطلاع کے مطابق امریکی کانگرس کے ایک اجلاس میں بھی عراق پر فوری حملے کی منظوری کے لئے ایک قرار داد پر بحث ہوئی۔ لیکن اس اجلاس میں بعض ارکان کی مخالفت کی وجہ سے فوری حملے پر غور ملتوی کر دیا۔ بعض ارکان نے استفسار کیا کہ کیا امریکی عوام کا رد عمل معلوم کر لیا گیا ہے؟ کیا امریکی عوام ذہنی طور پر اس حملے کے لئے تیار ہیں؟

ooo

لیبیا کی آسٹریلیا اور کینیڈا کو دھمکی

عراق کا بحران کس طرح ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے اس کا اندازہ عراق کے حامی ملک لیبیا کی آسٹریلیا اور کینیڈا کو دھمکی سے ہوتا ہے۔ لیبیا کے صدر معمر القذافی نے آسٹریلیا اور کینیڈا کو خبردار کیا ہے کہ اگر انہوں نے عراق کے خلاف امریکی حملے کی حمایت ترک نہ کی تو لیبیا ان ملکوں کو تیل کی سپلائی بند کر دے گا۔ اور ماضی میں کئے گئے تمام معاہدوں کو یک طرفہ طور پر منسوخ کر دے گا۔

آسٹریلیا اور کینیڈا اپنی تیل کی ضروریات کا بڑا حصہ لیبیا کے ذریعے پورے کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں ان ممالک نے لیبیا سے کئی طویل المدتی معاہدے بھی کئے ہوئے ہیں۔ صدر قذافی نے کہا ہے کہ عراق پر امریکی حملہ کھلی بدمعاشی کے مترادف ہے۔ جو ملک بھی اس حملے میں امریکہ کی تائید کرے گا وہ امریکہ کے جرم میں برابر کا شریک ہو گا۔

ooo

آسٹریلیا اور برطانیہ کی بادشاہت

آسٹریلیا روایتی طور پر برطانیہ کی ملکہ کی بادشاہت کا حصہ ہے۔ آسٹریلیا میں اگرچہ جمہوریت ہے اور وہاں کی پارلیمنٹ خود مختار ہے مگر آسٹریلیا رسمی طور پر برطانیہ کی ملکہ کو اپنا سربراہ تسلیم کرتا ہے۔ لیکن اب آسٹریلیا میں یہ فیصلہ کیا جا رہا ہے کہ کیا وہ ملکہ برطانیہ کے زیر نگیں رہے یا اپنا صدر منتخب کر کے ملکہ برطانیہ کے اقتدار سے چھٹکارا حاصل کر لے۔ اس بارے میں بنائے گئے ایک کمیشن نے ملکہ برطانیہ سے ناطہ توڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ 52 کے مقابلے میں 89 کی اکثریت سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ جبکہ 11 مندوبین نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم ملکہ برطانیہ کے حق میں ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ آخری فیصلہ آسٹریلیا کے عوام نے کرنا ہے۔ لہٰذا وہ اس مسئلے پر ریفرنڈم کرائیں گے جو 1999ء میں ہو گا۔ وزیر اعظم جان ہاورڈ کی اپنی کابینہ میں بھی اس معاملے پر ان سے اختلاف بڑھتا جا رہا ہے۔ اور وزراء کی اکثریت ملکہ برطانیہ کے اقتدار سے علیحدگی چاہتی ہے۔ اکثر سیاسی جماعتیں آسٹریلیا کا رسمی سربراہ ایسے شخص کو بنانا چاہتی ہیں جس کو آسٹریلوی عوام خود منتخب کریں۔ ان کو امید ہے کہ 2000ء کے اولمپکس کے آغاز اور آسٹریلوی وفاق کے 100 برس مکمل ہونے تک آسٹریلیا میں ایسا صدر آ جائے گا جو آسٹریلوی عوام کا اپنا منتخب کردہ ہو گا۔

دوسری طرف برطانیہ کی ملکہ ایلزبتھ دوئم اس کمیشن کی کارکردگی میں گہری دلچسپی لے رہی ہیں جس نے ان کے اقتدار کے خاتمے کی تائید کی ہے۔ آسٹریلیا کے گورنر جنرل سر ولیم ڈین نے اس بارے میں ملکہ ایلزبتھ سے فون پر کئی بار گفتگو کی ہے۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ملکہ نے سابق وزیر اعظم پال کیٹنگ سے کہا تھا کہ 20 ویں صدی کی جمہوریت کے پیش نظر انہیں اس بات کا احساس ہے کہ بادشاہت کے کردار کا تعین کرنے کا کام آسٹریلیا کے عوام کے ہاتھ میں ہے۔ اس سلسلے میں دو برس کے بعد باضابطہ ریفرنڈم کرایا جائے گا۔

ooo

اخبارات میں سے

نام نہاد مذہبی رہنماؤں نے عوام کو اسلام سے لاعلم رکھا: الطاف حسین

جاگیردارانہ نظام قائم رہنے میں قصور غریبوں کا بھی ہے جو وڈیروں کو ہی ووٹ دیتے ہیں

ایک دوسرے کو کافر قرار دے کر قتل کرنے کا درس دینے والے اسلام کے ساتھ انسانیت کے بھی دشمن ہیں

کراچی (پ ر) متحدہ قومی موومنٹ کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ ہم کسی کی دولت چھیننا نہیں چاہتے جاگیرداروں' وڈیروں یا سرداروں کو نہیں بلکہ فرسودہ جاگیردارانہ وڈیرہ نظام ختم کرنا چاہتے ہیں وہ جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب جناح گراؤنڈ عزیز آباد میں متحدہ قومی موومنٹ کے ذمہ داروں کے اجتماع سے طویل اور فکر انگیز خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا پاکستان کی شکل میں زمین کا ایک خطہ تو آزاد ہو گیا لیکن عوام جاگیردارانہ اور وڈیرانہ نظام سے آزاد نہیں جاگیردار اور وڈیرے نسل در نسل حاکم بنتے رہے اور ان کی جاگیروں میں رہنے والے غریب ہاری اور کسان پشت در پشت غلام بنتے رہے۔ اس میں قصور غریب و مظلوم عوام کا بھی ہے کیونکہ انہوں نے اس نظام سے آزادی کے لئے جدوجہد نہیں کی بلکہ پچاس برسوں سے سندھ' پنجاب' سرحد اور بلوچستان کے عوام ہر انتخاب میں جاگیرداروں' وڈیروں اور سرداروں کو ہی ووٹ دیتے آئے ہیں حالانکہ غریبوں کے مسائل وہی سمجھ سکتا ہے اور وہی حل کر سکتا ہے جس نے خود غربت دیکھی ہو۔ الطاف حسین نے کہا کہ پاکستان کے نام نہاد مذہبی رہنما استحصالی قوتوں کے ایجنٹ اور جاگیردارانہ نظام کے حامی ہیں انہوں نے غریب اور مظلوم عوام کو اسلامی تعلیمات سے ہمیشہ لاعلم رکھا۔ انہوں نے کہا کہ 1977ء میں مذہبی رہنماؤں نے نظام مصطفیٰ کا نعرہ لگایا اور عوام کو استعمال کیا لیکن اس تحریک کے نتیجہ میں اسلامی نظام نہیں آیا بلکہ مارشل لاء نافذ ہو گیا اور عوام کو استعمال کرنے والے مارشل لاء حکومت میں شامل ہو گئے یہ رہنما عورت کی حکمرانی کو خلاف شریعت قرار دیتے ہیں لیکن موقع ملنے پر عورت کی حکومت میں شامل ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک دوسرے کو کافر قرار دے کر قتل کرنے کا درس دینے والے اسلام کے ساتھ انسانیت کے بھی دشمن ہیں اسلام تو دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کے بھی احترام کا درس دیتا ہے۔ الطاف حسین نے کہا کہ استحصالی قوتوں نے عوام کو اپنا غلام بنائے رکھنے کے لئے ہمیشہ "لڑاؤ اور حکومت کرو" کی پالیسی پر عمل کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم 14۔ اگست 1992ء کو متحدہ قومی موومنٹ کے قیام کا اعلان کرنے والے تھے کہ استحصالی قوتوں نے ہمارے خلاف آپریشن شروع کر دیا۔ الطاف حسین نے کہا کہ میرے خلاف پروپیگنڈہ اس لئے کیا جاتا ہے کہ میں نے سرکاری ایجنسیوں کے ہاتھوں اپنے ضمیر کا سودا نہیں کیا۔ استحصالی قوتوں نے مجھے جلاوطن ہونے پر مجبور کیا۔

(روزنامہ جنگ لاہور 26۔ جنوری 1998ء)

ooo

بقیہ صفحہ 5

کے پاس رہائش پذیر تھی۔ اور روز تین بسیں بدل کر نیو کیمپس تک جانا پڑتا تھا۔ پہلے تو مجھے میرے بہنوئی چھوڑ کر آتے تھے لیکن پھر جس دن مجھے اکیلے جانا پڑا تو بہت مشکل کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک بس بدل کر دوسری بس میں بیٹھی تو مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ کس طرف جا رہی ہے اور کہیں میں غلط بس میں تو سوار نہیں ہو گئی۔ میں اسی گھبراہٹ اور پریشانی کے عالم میں بیٹھی تھی کہ بس میں سوار ایک خاتون نے میری اس پریشانی کو دیکھتے ہوئے مجھ سے سوال کیا کہ کہاں جانا ہے۔ میں نے اس عورت کو ساری بات بتائی تو اس خاتون نے مجھے سمجھایا کہ اس وقت جس مقام پر آپ ہیں آپ کو کئی اور لوگوں کو بھی گائیڈ کرنا اور رہنمائی دینی چاہئے۔ لیکن آپ تو خود گھبرا رہی ہیں۔ مجھے اس خاتون کی اس بات سے بہت حوصلہ ملا۔ اور اب میں جہاں چاہوں اعتماد کے ساتھ سفر کر سکتی ہوں۔

میں ان دونوں شخصیتوں کی تہ دل سے ممنون ہوں جنہوں نے میری سیرت کی تشکیل میں بھرپور کردار ادا کیا۔ اور انہی کی بدولت میری شخصیت میں اعتماد اور حوصلہ پیدا ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح و تقریب شادی

○ مکرم آصف جاوید صاحب ابن مکرم چوہدری محمد صادق صاحب آف ساہیوال کا نکاح مورخہ 97-3-7 کو بیت الحمد ننکانہ صاحب میں بہمراہ عزیزہ مکرمہ راحت فوزیہ قمر صاحبہ بنت مکرم رشید احمد قمر صاحب آف ننکانہ صاحب بعوض حق مہر 35 ہزار روپے مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔ مورخہ 97-12-21 کو تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

ولادت

○ مکرم عبدالرزاق صاحب معلم وقف جدید چھاچھرو ضلع مٹھی سندھ کے برادر نسبتی مکرم محمد اسلم صاحب جاوید کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹی کے بعد مورخہ 98-1-1 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام محمد اسماعیل اسلم رکھا گیا ہے۔ یہ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم حمید احمد صاحب عابد دارالرحمت غربی کا پوتا ہے اور مکرم محمد یعقوب صاحب حال کینیڈا کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک' صالح' خادم دین بنائے اور باصحت درازی عمر سے نوازے۔ آمین

ٹھیکہ اراضی صدر انجمن احمدیہ

○ صدر انجمن احمدیہ کا ملکیتی / مقبوضہ زرعی رقبہ واقعہ موضع احمد نگر و موضع چھنی کھچی آئندہ دو سال کے لئے ٹھیکہ پر دینا درکار ہے خواہشمند احباب اپنی اپنی پیشکش 21- فروری 1998ء تک دفتر نظامت جائیداد میں بھجوا دیں۔ جمعۃ المبارک کے علاوہ دفتری اوقات میں شرائط اراضی ٹھیکہ و تفصیل اراضی دفتر نظامت جائیداد میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں ٹھیکہ اراضی فی ایکڑ تحریر کیا جائے۔

○ دفتر نظامت جائیداد کے سٹور میں درج ذیل سامان بذریعہ نیلامی صبح 9 بجے مورخہ 98-2-22 کو فروخت کیا جائے گا۔ خواہشمند احباب استفادہ فرمائیں۔

کار بیٹری' بیڈ آئرن' موٹر پمپ پائپ' الیکٹرک موٹر 3 فیز' ڈولی' وڈیو کیسٹ' وی سی آر' ڈیک' پلے کھڑکی و دروازے آہنی کھڑکیاں جالی دار۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم احمد بشیر مرزا صاحب جنرل سیکرٹری آل پاکستان سول ٹرانسپورٹ ورکرز یونین فیصل آباد ابن مکرم مولوی غلام نبی صاحب (وفات یافتہ) ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ بعمر 55 سال مورخہ 9 فروری 1998ء کو اچانک دل کی تکلیف ہو جانے پر وفات پاگئے۔ ان کا جنازہ 10 فروری 1998ء کو احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا منیر الدین صاحب ایم۔اے نے پڑھایا۔ تدفین قبرستان عام میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم عبدالغنی صاحب غنی کریانہ سٹور رحمت شرقی نے دعا کروائی۔ آپ مکرم احمد عبدالمنیب صاحب آف فیکٹری ایریا ربوہ اور مکرم نذیر احمد صاحب کارکن دفتر امور عامہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ضروری اعلان

○ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر) انسپکٹر الفضل ضلع گوجرانوالہ اور ضلع حافظ آباد کے دورہ پر آرہے ہیں امراء اضلاع صدران' مربیان و احباب کرام سے درخواست ہے کہ توسیع اشاعت الفضل اور وصولی چندہ کے لئے تعاون فرمائیں۔

○ مکرم چوہدری طاہر احمد گجراتی انسپکٹر الفضل ضلع چکوال' جہلم' میرپور آزاد کشمیر' کوٹلی آزاد کشمیر کے دورہ پر آرہے ہیں امراء' صدران' مربیان و احباب کرام سے توسیع اشاعت الفضل' وصولی چندہ کے لئے تعاون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

وقف جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھائیں

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے وقف جدید کے نئے سال کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا:

"ہمیں قربانی کرنے والوں کی تعداد کو بڑھانا ہے کیونکہ جو بھی ایک دفعہ قربانی کرنے والوں کی تعداد میں شامل ہو جائے اللہ تعالیٰ کا قانون قرضہ حسنہ کو بڑھانے والا اس پر لاگو ہو جاتا ہے۔ اس کی نیکیاں بڑھتی ہیں اس کے اموال بڑھتے ہیں۔

ایسا بچہ جب بڑا ہوتا ہے تو جو کام کرتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ حصہ ڈالتا ہے۔ پس وقف جدید کو آئندہ نسلوں کو سنبھالنے کے لئے استعمال کریں اور کثرت سے وقف جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھائیں خواہ تھوڑی قربانی کریں۔ لیکن ان کو شامل ضرور کریں۔"

ناظم مال وقف جدید

نمایاں اعزازات

مکرم منصور آفتاب احمد صاحب ابن مکرم نذیر احمد صاحب دارلصدر غربی ربوہ نے بعض اہم اعزازات حاصل کئے ہیں۔ مکرم منصور آفتاب صاحب مائیکو ٹوکسن لیبارٹری' پی سی ایس ائی آر لیبارٹریز کمپلیکس کراچی میں سینیئر سائنٹفک آفیسر ہیں۔ انہوں نے جو اعزازات حاصل کئے ہیں ان کی تفصیل یہ ہے۔

1- یونائیٹڈ نیشنز یونیورسٹی فیلو شپ 82-1981ء

2- مارکوئیس ہواز ہو ان دی ورلڈ کے 14 ویں ایڈیشن 1997ء میں تذکرہ اور 15 ویں ایڈیشن 1999ء کے لئے نامزدگی۔

3- ڈکشنری آف انٹرنیشنل بائیوگرافی میں ذاتی بائیوگرافی کی شمولیت۔ یہ ڈکشنری انٹرنیشنل بائیوگرافیکل سنٹر کیمبرج انگلینڈ شائع کرتی ہے۔ 1997ء کے لئے ان کی نامزدگی عمل میں ائی۔

4- 20 ویں صدی کے 2000 غیر معمولی لوگوں میں شمولیت کا ایوارڈ۔ 1997ء کے لئے نامزدگی۔ شائع کردہ انٹرنیشنل بائیوگرافیکل سنٹر کیمبرج۔

5- بیسویں صدی کا ایوارڈ برائے Achievement انٹرنیشنل بائیوگرافیکل سنٹر کیمبرج کی طرف سے 1997ء کے لئے نامزدگی۔

6- مین آف دی ایئر ایوارڈ 97-1996ء برائے غیر معمولی کارکردگی۔ از انٹرنیشنل بائیوگرافیکل سنٹر کیمبرج۔ انگلینڈ 1997ء

7- انٹرنیشنل ہواز ہو برائے Intellectuals تیرہواں ایڈیشن۔ آئی بی سی کیمبرج انگلینڈ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مکرم منصور آفتاب احمد صاحب کے یہ اعزازات مبارک کرے اور مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

○○○

احمدی طلباء و طالبات کے لئے ضروری اعلان

○ وہ تمام طلباء و طالبات جو کسی بھی یونیورسٹی' کالج یا تعلیمی ادارہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہوں یا اب داخلہ لے رہے ہوں وہ نظارت تعلیم میں قائم انفارمیشن سیل (INFORMATION CELL) کو مندرجہ ذیل معلومات ضرور بھجوائیں تاکہ دوسرے احمدی طلباء و طالبات جن کو ان ادارہ جات کے بارے میں معلومات درکار ہوں۔ اس سے استفادہ کرسکیں۔ اسی طرح اگر آپ کو کسی قسم کی معلومات یا رہنمائی درکار ہو تو بذریعہ ڈاک یا بالمشافہ معلومات نظارت تعلیم سے حاصل کرسکتے ہیں۔

1- ڈگری / ڈپلومہ کورس کا تازہ ترین میرٹ اور داخلہ سے متعلقہ ضروری معلومات

2- اپنے شعبہ کا PROSPECTUS

3- اگر ان کے علاوہ کوئی اور ضروری تعلیمی معلومات ہوں۔

طلباء و طالبات سے یہ بھی درخواست ہے کہ اگر وہ اپنے تعلیمی ادارہ کے علاوہ کسی اور تعلیمی ادارہ کے بارے میں معلومات بھجوا سکتے ہوں تو ضرور بھجوائیں۔ (نظارت تعلیم)

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

○ ماہ فروری 1998ء میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب "کامیابی کی راہیں حصہ اول" مقرر ہے۔ زیادہ سے زیادہ اطفال سے مطالعہ کروائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ پاکستان)

بقیہ صفحہ 1

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے آپ کے بارہ میں فرمایا ہے کہ۔

"میں ان کو شروع سے ہی جانتا تھا۔ بڑے مخلص' محنتی اور سلسلہ کیلئے فدائی خادم تھے بڑی درویشانہ طبیعت تھی۔ یوگنڈا میں بھی انہوں نے خوب جان لڑا کر خدمت کی توفیق پائی"۔

مکرم محمد اقبال صاحب کا تعلق لاہور کی میاں فیملی سے تھا۔ مکرم میاں کمال الدین صاحب کے بیٹے اور مکرم تیمور چغتائی صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ مکرم میاں ڈپٹی محمد شریف صاحب کے چھوٹے بھائی مکرم میاں محمد اشرف صاحب کے داماد تھے۔ پسماندگان میں آپ کی اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ ایک بیٹا مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی سلسلہ ہیں اور سپین میں بطور امیر و مربی انچارج تقریباً چھ سال خدمت سرانجام دینے کے بعد حال ہی میں پاکستان آئے ہیں۔

آپ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔ جماعت یوگنڈا ان کی میت ربوہ پاکستان بھجوا رہی ہے

۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور انکی روح کو ہمیشہ سکون ملے اور انکے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ 4

بلامقابلہ منتخب ہوئے۔ کمشنر ٹبورا کے پراونس کے مقرر ہوئے اور بعد ازاں مختلف وزارتوں کے قلمدان محترم جولیس صاحب نے ان کے سپرد کئے۔ (سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے) ایک خادم دین کو اللہ تعالیٰ نے عزت سے نوازا۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 17 فروری-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 12 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ بیرون ملک پاکستانی تین ماہ کے اندر متعلقہ سفارت خانوں میں نام رجسٹر کروائیں۔ پاکستان کے اگلے الیکشن میں اپنا ووٹ استعمال کر سکیں گے۔

○ وزیراعظم پاکستان نے کہا ہے کہ پاکستان اپنے دفاع سے غافل نہیں۔ ہمیں اپنے دفاع کے لئے کسی بیرونی مدد کی ضرورت نہیں۔ پاکستان اپنے بازو پر اپنا دفاع کرے گا۔ ایسی دفاعی کامیابی حاصل کرلی ہے کہ عوام پھولے نہیں سمائیں گے۔ بھارت سے کہہ دیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر سے فوجیں نکال لے اور کشمیریوں کو حق خود ارادیت دے۔ انہوں نے ہانگ کانگ میں پاکستانیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے مفادات ذاتی نہیں۔ پاکستانی تاجر اور صنعتکار مصلحتوں سے نکل کر مضبوط پاکستان کے لئے کردار ادا کریں۔

○ صدر محمد رفیق تارڑ کے آبائی گاؤں پیر کوٹ کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے ایک کروڑ سے زائد ترقیاتی فنڈز فراہم کر دیئے گئے ہیں۔ اور ترقیاتی سکیموں کے لئے ہنگامی بنیادوں پر کام شروع کر دیا گیا ہے۔

○ چیف جسٹس سندھ ہائی کورٹ کو ایک گمنام خط ملا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ "تمام راشی افسر قتل کر دیں گے" قانون نے آپ کے ہاتھ باندھ رکھے ہیں۔ راشی افسروں پر ہاتھ ڈالنا آپ کے بس کی بات نہیں۔ ان کی گاڑیوں کو نذر آتش کیا جائے گا اور ان کی بیٹیوں کے چہرے مسخ اور گھروں میں زہریلی گیس پھینک دی جائے گی۔ جناب چیف جسٹس نے چیف سیکرٹری اور متعلقہ افسران کو اس خط پر ضروری کارروائی کی ہدایت کر دی ہے۔

○ جسٹس سجاد علی شاہ ریٹائر ہو گئے ہیں۔ جسٹس مختار جونیجو 19۔ فروری کو ریٹائر ہوں گے۔

○ جسٹس سجاد علی شاہ نے کہا کہ عوامی عدالت میں جارہا ہوں۔ تمام چہروں سے نقاب اٹھاؤں گا۔ قوم کو بتاؤں گا کہ اس ملک کے حکمران عوام اور عدلیہ کے ساتھ کیا کرتے رہے۔ میرے ضمیر پر کوئی بوجھ نہیں۔ بے نظیر اور نواز شریف کے خلاف جتنے فیصلے دیئے ہیں آئین اور قانون کے مطابق درست تھے۔ بے نظیر نے وہ حد پار نہیں کی جو نواز شریف کر گئے۔ میری ریٹائرمنٹ غلط ہے۔ کیونکہ ریکارڈ میں میری تاریخ پیدائش غلط لکھی گئی ہے۔ اب میں خود نہیں بلکہ حکومت مجھے ریٹائر کر رہی ہے۔ حکومت مجھے گرفتار کرنا چاہتی ہے تو آئے میں گھر میں بیٹھا ہوں۔

○ سپریم کورٹ میں توہین عدالت کے مقدمات کی سماعت کے دوران چیف جسٹس جناب اجمل میاں نے کہا ہے کہ "توہین جج" اور توہین عدالت میں کوئی فرق نہیں توہین آمیز کلمات کسی بھی جج کے بارے میں ہوں وہ توہین عدالت ہے۔ لوگوں کی عادت بن چکی ہے کہ پہلے عدالتوں کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ پھر معافی مانگ لیتے ہیں۔

○ ملک میں مردم شماری کے لئے کرم ایجنسی، جھنگ اور کراچی کے 30 علاقوں سمیت ملک کے کئی اہم شہروں کو حساس علاقہ قرار دے دیا گیا ہے۔ غیر ملکیوں کا اندراج مردم شماری فارم کے غیر پاکستانی کالم میں کیا جائے گا۔ مردم شماری کے تمام کام پر ایک ارب 40 کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔

○ جامع مسجد عائشہ صدیقہ ملت کالونی جھنگ کے خطیب اور امام مسجد قاری وقار خالد کو ڈنڈوں اور خنجر سے دو مسلح افراد نے حملہ کر کے شدید زخمی کر دیا۔

○ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سڑک بلاک کر کے ڈاکوؤں نے ویگن لوٹ لی مزاحمت پر ڈرائیور کی پٹائی کر دی۔

○ سپین کے دارالحکومت میڈرڈ میں ہزاروں افراد نے عراق کے حق میں مظاہرے کئے۔

○ بھارت میں بم دھماکوں کے دوران ووٹنگ ہوئی۔ 12 فوجیوں سمیت 30۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ وزیر تجارت اسحاق ڈار نے کہا ہے کہ منی بجٹ آئے گا نہ روپے کی قیمت کم ہوگی۔

○ جمیعت علماء اسلام کے رہنما مولانا فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ دینی مدراس کے خلاف کارروائی کی مزاحمت کریں گے۔

○ امریکہ سے آنے والے 3 دوستوں سے کراچی میں 40 ہزار ڈالر چھین لئے گئے ہیں۔

○ تائیوان کا طیارہ انڈونیشیا کے جزیرے بالی سے آتے ہوئے تائی پی کے بین الاقوامی ہوائی اڈے پر اترتے ہوئے گر کر تباہ ہو گیا۔ طیارے میں 182 مسافر اور عملے کے 14۔ افراد سوار تھے۔ خدشہ ہے کہ تمام افراد زندہ جل گئے ہیں۔

○ عالمی بینک نے سوئی گیس کے 4 ہزار ملازمین نکالنے کے لئے دباؤ بڑھا دیا ہے۔

○ تیل برآمد کرنے والے خلیجی ممالک کے سفارت کاروں نے کہا ہے کہ خلیجی ممالک میں اتنی سکت نہیں کہ وہ ایک اور جنگ کے لئے سرمایہ مہیا کر سکیں۔ 1991ء میں کویت سے عراق کو نکالنے کے لئے امریکہ کو 60 ارب ڈالر دیئے گئے تھے۔ حالیہ معاشی بحران سے آمدنی میں کمی ہوئی ہے اور پچھلی جنگ کے اثرات بھی ابھی ختم نہیں ہوئے۔ اس لئے عرب ممالک امریکہ کی مالی امداد کرنے سے معذور ہیں۔

○ اقوام متحدہ کے ادارہ نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ پاکستان کی کل آبادی 13 کروڑ 40 لاکھ میں سے غیر تعلیم یافتہ پانچ کروڑ 90 لاکھ ہیں۔ غیر تعلیم یافتہ مردوں کی تعداد 2 کروڑ 50 لاکھ اور غیر تعلیم یافتہ عورتوں کی تعداد تین کروڑ 40 لاکھ ہے۔ 4 کروڑ پاکستانیوں کے لئے پینے کا پانی نہیں ہے۔ 6 کروڑ 90 لاکھ افراد ایک کمرے کے مکان میں رہائش پذیر ہیں۔ 8 کروڑ افراد سیوریج سسٹم سے محروم ہیں۔

○ اقوام متحدہ کے ادارہ اطفال یونیسف نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ اگست 90ء سے اگست 1997ء کے درمیان قریباً 12 لاکھ عراقی بچے عراق میں پابندیوں کی وجہ سے ہلاک ہوئے ہیں۔ گھروں میں لوگوں نے کھانا کھانے کے لئے باریاں مقرر کی ہوئی ہیں۔ بغداد کے سکولوں میں اکثر بھوک کے بے ہوش ہوتے نظر آتے ہیں۔ ماؤں کے دودھ خشک ہو چکے ہیں مائیں بچوں کو پانی میں شکر ملا کر پلانے کی کوشش کرتی ہیں۔

کوٹھی برائے فروخت

رقبہ ایک کنال سوئی گیس، بجلی، پانی کی سہولت میسر ہے۔ دیگر معلومات کیلئے مندرجہ ذیل ایڈریس پر رابطہ کریں۔

معرفت سردار کرامت اللہ
واقع دار الصدر غربی
☎ : 212315
34/21 دار الرحمت شرقی ریلوے روڈ ربوہ

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا با اعتماد ادارہ
SPECIALISED IN FEBC DRAFT AND T.T ETC.
T. M. EXCHANGE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL (92-42) 6368656, 6368389, 6369064, 6303235